...BADR QADIAN-143516
...Gurdaspur, Punjab, India.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
REGD. NO. P/GDP-3.
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۰
شمارہ ۴۸

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:
خورشید احمد انور
نائب
جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۶۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516.

۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ — ۲۶ نبوت ۱۳۶۰ ہش — ۲۶ نومبر ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ نبوت (نومبر)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۱۷ نبوت (نومبر) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

”حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔“ الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر آن حضور پُرنور کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۳ نبوت (نومبر)۔ بذریعہ تار کل مورخہ ۲۲/۱۱ کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حیدر آباد سے مورخہ ۲۰/۱۱ کو روانہ ہوکر مورخہ ۲۴/۱۱ کو قادیان پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ؎

مخلصین جماعت کے لئے مژدۂ جانفزا!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا

دفتر اوّل کے ۴۸ ویں۔ دفتر دوم کے ۳۸ ویں اور دفتر سوم کے ۱۷ ویں سال کے اعلان پر مبنی حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا ملخص

ربوہ ۳۰ اخاء (اکتوبر) حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندوں پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اس کا شکر ادا کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلے سے زیادہ نعمتوں کا وارث بنائے گا۔ اور تمہیں زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرتے ہوئے اپنے اموال کو خرچ کرنے کی ایک مثال تحریک جدید ہے۔

حضور نے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے ۴۸ ویں، دفتر دوم کے ۳۸ ویں اور دفتر سوم کے ۱۷ ویں سال کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ حضور نے اپنے عہد خلافت کے پہلے ۱۶ سالوں میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں شاندار ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۶۵-۱۹۶۴ء یعنی پہلے سال تحریک جدید کا چندہ ۴ لاکھ ۳۵ ہزار روپے تھا۔ اور اس سال ۸۱-۱۹۸۰ء میں یہ چندہ ۱۸ لاکھ ۴۰ ہزار روپے ہوگیا ہے۔ یعنی ساڑھے چار سو فیصد زیادہ ہوگیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ملک سے باہر پیسہ بھیجنے میں مشکلات کی وجہ سے آج کل تحریک جدید کا چندہ اس کی اندرون ملک ذمہ داریوں پر خرچ ہوتا ہے اگرچہ اس خرچ کی نوعیت کے اعتبار سے یہ بیرونی ممالک پر ہونے والا خرچ ہے یعنی مبلغین کی تیاری ان کے الاؤنسز کتابیں شائع کرنا دفتر چلانا وغیرہ۔ حضور نے فرمایا کہ اندرون ملک چندہ بڑھ جانے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اندرون ملک ذمہ داریوں میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔

بیرونی ممالک میں چندہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ۶۵-۱۹۶۴ء میں بیرونی ممالک کا کل چندہ اور آمد جس میں سکولوں وغیرہ کی فیس بھی شامل تھی۔ ۳۱ لاکھ روپیہ تھا۔ اور اب اس سال یہ رقم بڑھ کر ۴ کروڑ ۱۸ لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ۴ لاکھ کا اٹھارہ لاکھ ہو جانا اور ۳۱ لاکھ کا ۴ کروڑ ۱۸ لاکھ روپے تک پہنچ جانا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری قربانیوں کو قبول کیا اور اس سے جو وہ چاہتا تھا وہ نتائج نکالے۔ کیونکہ یہ میرا یا آپ کا کام تو نہیں کہ لوگوں کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جیت لیں۔ دل تو خدا تعالیٰ نے اپنی انگلیوں میں پکڑا ہوتا ہے۔ جب چاہے اس کا زاویہ بدل کے اُسے مسلمان بنا دے۔ حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ غانا مشن کے اندازہ کے مطابق وہاں یعنی غانا میں کم از کم پانچ لاکھ عیسائی اور بُت پرست ہماری اس حقیر سی جماعت کے ذریعہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ رقوم میں یہ ترقی دوسری بات یہ بتاتی ہے کہ چندہ دینے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا گاڑا جائے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ تربیت کے نتیجہ میں وہ اس جدّ و جہد اور مجاہدہ کو بھی سمجھنے لگے ہیں اور اپنے وقت اور مال کی قربانی بھی پیش کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اگر تم ناشکری کروگے تو میں تمہارے انعامات میں اضافہ نہیں کروں گا۔ یہاں یہ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی شکر گزار قوم ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال اور اخلاص میں بھی برکت ڈالی ہے۔ اور دُنیا بھر میں اسلام کے حق میں ایک عظیم انقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا ہے۔

حضور نے تحریک جدید کی مالی قربانی کے علاوہ دیگر مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید کی اس مالی قربانی کی رقم میں صد سالہ جوبلی فنڈ شامل نہیں۔ خدام نے حال ہی میں مساجد کے لئے جو قربانی دی ہے وہ بھی شامل نہیں۔ نصرت جہاں کے تحت جو مالی قربانی دی گئی ہے وہ بھی شامل نہیں۔

حضور نے تحدیث نعمت کے طور پر کینیڈا کے مشن ہاؤس کی خرید کا دوبارہ ذکر فرمایا کہ کس طرح سے اللہ نے ستر ہزار ڈالر کی قیمت کے چھوٹے سے مشن ہاؤس کی قیمت چند سال میں ۴ لاکھ ۲۰ ہزار ڈالر کر دی۔ اور اس رقم سے پہلے سے کئی گنا بڑا مکان بھی مل گیا اور ۴۰ ایکڑ وسیع و عریض زمین بھی مل گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ان قربانیوں میں یہ رقم بھی شامل نہیں جو محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جس درخت نے لمبا عرصہ پھل دینا ہو اس کو پھل بھی کئی سال بعد لگتا ہے اور جس جماعت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود سے ساری دُنیا کے لئے پھل مہیا کرنے ہیں اس کی دیکھ بھال اور نشو و نما وقت چاہتی ہے۔ لیکن اب پھل لگنا شروع ہوگیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جن درختوں کو زیادہ دیر تک اور زیادہ پھل لگنا ہو اُن کو شروع شروع میں پھل بھی کم لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکرانہ کے طور پر اس سال کا ٹارگٹ ۱۸ لاکھ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؎

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۶۰ ہش

تحریکِ جدید اور اس کے مطالبات

تاریخِ احمدیت کے اُس باب کا مطالعہ کیجئے جو ۱۹۳۴ء کے ہولناک واقعات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ ماموِر زمانہ سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں قائم ہونے والی خدا تعالیٰ کی برگزیدہ رُوحانی جماعت ہنوز اپنی عُمر کی پہلی پانچ دہائیاں مکمل نہیں کر پائی ہے، زندگی کی یہ پینتالیس بہاریں جماعتِ احمدیہ کو کتنی پُر خطر اور دُشوار گذار راہوں سے گزر کر دیکھنی نصیب ہوئی ہیں۔ ان کا صحیح احساس یا تو جماعت کے اُن افراد کو ہے جنہوں نے زمانے کی ان تلخیوں اور چیرہ دستیوں کو بذاتِ خوُد برداشت کیا ہے، یا پھر ان کا صحیح علم خدائے بزرگ و برتر کو ہے۔ جس نے اپنے مظلوم اور معصوم بندوں پر مسلسل توڑے جانے والے اِن مظالم کو دیکھا۔ ان کی متضرعانہ دُعاؤں کو سُنا اور پھر ہرگام پر اپنی خصوصی تائیدات سے ان کی دستگیری فرمائی ہے۔

مگر۔ اس وقت ہم تاریخِ احمدیت کے جس دَور کا جائزہ لے رہے ہیں وہ گزشتہ تمام ادوار سے کہیں زیادہ نازک اور پُرخطر ہے۔ اس وقت مجلسِ احرار احمدیت کے اس نوخیز اور نرم ونازک پودے کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کے لئے اپنی تمام فریب کاریوں، چالبازیوں اور منصوبہ بندیوں کے تانے بانے تیار کر چکی ہے۔ اِن ناپاک عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے برطانوی سامراج کی مکمل پشت پناہی اور تمام تر عنایات اس کے شاملِ حال ہیں۔ ظاہر بین نگاہوں کو بادِ مخالف کے ان تند و تیز تھپیڑوں سے جماعتِ احمدیہ کا محفوظ رہنا مشکل ہی دکھائی نہیں دے رہا بلکہ انہیں اس کی تباہی و بربادی کے واضح آثار بھی دکھائی دینے لگ گئے ہیں۔

ایسے نامساعد اور پُرخطر حالات میں جماعتِ احمدیہ کے اولو العزم امام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ حکامِ وقت کا دروازہ کھٹکھٹانے اور قانون کے محافظوں سے عدل و انصاف کی اپیل کرنے کی بجائے ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو افرادِ جماعت کے سامنے اُس عظیم الشان آسمانی تحریک "تحریکِ جدید" کا پہلا اعلان فرماتے ہیں جو نہ صرف مخالفینِ احمدیت کے تمام ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیتی ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں کچھ ہی عرصہ بعد دُنیائے احمدیت کا نقشہ بھی یکسر بدلا ہُوا دکھائی دیتا ہے۔ حضور رضؓ کے اس تاریخ ساز اعلان کے یہ پُرشوکت الفاظ آج بھی بہت سے احمدیوں کے کانوں میں گُونج رہے ہیں کہ:۔

"سات یا آٹھ دن تک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی اور توفیق بخشی تو مَیں ایک نہایت اہم اعلان جماعت کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ آپ لوگوں میں سے کتنے ہیں جو اس قُربانی کے لئے تیار رہتے ہیں"

اِس پُرشوکت اعلان کے بعد حضور رضؓ نے مسلسل کئی خطبات کے ذریعہ اس عظیم الشان آسمانی تحریک کی ان جُزئیات کی وضاحت فرمائی جو ابتداءً ۱۹ مطالبات پر مشتمل تھیں۔ اور تین سال کے بعد ان میں مزید آٹھ مطالبات کا اضافہ کیا گیا۔ تحریکِ جدید کے ان تمام مطالبات کا خلاصہ بھی خود حضور رضؓ نے اپنے اِن جامع الفاظ میں بیان فرمایا کہ:۔

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دُوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قُربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعتِ احمدیہ میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(رپورٹ مجلسِ مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء)

مخلصینِ جماعت نے اپنے محبوب امام کی اس مقدس آواز پر کیسے والہانہ انداز سے لبیک کہی اور اُن کی یہ قُربانیاں کس رنگ میں بار آور ہوئیں اس کا اندازہ صرف اس مختصر سے جائزہ سے کیا جا سکتا ہے کہ تحریکِ جدید کے پہلے سال کے لئے افرادِ جماعت سے بحیثیتِ مجموعی صرف ۲۷,۵۰۰ روپیہ کی فراہمی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل مخلصینِ جماعت نہ صرف ایک لاکھ روپیہ کی رقم پیش کر دیتے ہیں بلکہ اس کے بعد ہر آنے والے سال میں اپنی اس قربانی کے معیار کو بتدریج بلند سے بلند تر کرنے میں جُٹ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ آج جہاں بین الاقوامی سطح پر تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی یہ قُربانی سالانہ ساڑھے چار کروڑ روپیہ سے تجاوز کر چکی ہے، وہاں اس مستقل جہاد کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ اب تک بتیس سے زائد ممالک میں اپنے مضبوط اور فعّال مشن قائم کر چکی ہے۔ وذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ تمام اعداد و شمار اس حقیقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں کہ بلاشبہ مخلصینِ جماعت نے اس باب میں مومنانہ رُوحِ مسابقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسی پسِ منظر میں ہمیں اُمیدِ واثق ہے کہ مخلصینِ جماعت اپنے محبوب امام سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریکِ جدید کے نئے سال کے اعلان پر بھی اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہُوئے یقیناً اسی جذبۂ خلوص و ایثار اور مومنانہ رُوحِ مسابقت کا مظاہرہ کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

تاہم جیسا کہ ہم خود حضرت المصلح الموعود رضؓ کے مبارک الفاظ میں اس حقیقت کو واضح کر آئے ہیں کہ یہ عظیم الشان آسمانی تحریک صرف مالی جہاد ہی سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس کے اجراء کا ایک اور اہم مقصد یہ بھی ہے کہ افرادِ جماعت میں ایک پاکیزہ رُوحانی تبدیلی پیدا کر کے اکنافِ عالم میں تمدّنِ اسلامی کے قیام کی محکم بنیادیں استوار کی جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ رفیع الشان مقصد اسی صورت میں پُورا ہو سکتا ہے جب بلا استثناء جماعت کا ہر فرد اس سلسلہ میں خود پر عائد ہونے والی عظیم ذمّہ داریوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے۔ گو اس میں شک نہیں کہ تحریکِ جدید کے اجراء پر ۴۷ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود آج بھی جماعت کا معتدبہ حصّہ اپنی زندگی اسی رنگ میں گزار رہا ہے جس کا غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم ہم سے تقاضا کرتی ہے۔ تاہم معدودے چند گھرانے ایسے بھی ہیں جو ایک لمبے عرصہ تک اپنے معیارِ زندگی کو صحیح اسلامی تمدّن کے سانچوں میں ڈھالے رکھنے کے باوجود اب پھر تکلفات کی زندگی کی طرف مائل ہوتے دِکھائی پڑتے ہیں۔ حالانکہ ایک ایسی رُوحانی جماعت جس کے قیام کا مقصد و نصب العین ہی اعلائے کلمۂ اسلام ہو اس میں اس نوع کی معدودے چند مثالیں بھی نہ صرف بحیثیت احمدی ان کی مومنانہ شان کے منافی ہیں بلکہ رفتہ رفتہ یہی مثالیں دُوسرے احمدیوں کو بھی اپنے صحیح منصب سے برگشتہ کرنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ جماعت کو اسی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قُربانی کر رہے ہوں۔۔۔۔۔۔ (اگر۔ ناقل) ہمیں اِس بات کی ضرورت ہے کہ دُنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حُکم پر آگ میں کُودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑے گا"

(خطبہ جُمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

پس من حیث الجماعت تمام افراد کے دِلوں میں قُربانی و ایثار کے اس پاکیزہ جذبہ کو برقرار رکھنے اور اس کی بتدریج نشو ونما کے لئے اشد ضروری ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے خود کو ایک نمونہ بنائے۔ اور اس باب میں اپنے اندر ہرگز ایسی کوئی کمزوری نہ آنے دے جو نہ صرف غیروں کو انگشت نمائی کا موقعہ فراہم کرنے والی ہو بلکہ خود اپنوں کے لئے بھی ایک غلط مثال قائم کر کے جماعتِ احمدیہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خورشید احمد انور

احمدی بچے دُنیا بھر کے سارے بچوّں سے مختلف اَور علیحدہ ہیں

احمدی بچوّں کو اللہ کی بشارتیں اور دُعا کرنے والوں کی دُعائیں حاصل ہیں

دُعاؤں کے اس خزانہ سے فائدہ اُٹھاؤ اور دُنیا کے سب بچوّں سے آگے نکل جاؤ!

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ۳۷ ویں سالانہ اجتماع کے دُوسرے روز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطاب کا خلاصہ

ربوہ - ۲۴ اخاء (اکتوبر) - حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی بچوّں کی تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ کے ۳۷ ویں سالانہ اجتماع کے دُوسرے روز دن کے قریباً بارہ بجے مقام اجتماع واقع احاطہ دفتر انصار اللہ تشریف لائے۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی سٹیج سے اَھلاً وسھلاً و مرحباً کہا گیا۔ ساتھ ہی تمام اطفال نے بھی بار بار حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ حضور کے پنڈال میں داخل ہوتے ہی تمام اطفال اور دیگر زائرین حضور کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس وقت سٹیج سے پُرجوش اسلامی نعرے بلند کئے گئے...... بعدہٗ دھیمی آواز میں چند بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بابرکت الفاظ کا ورد کیا گیا۔

حضور انور نے تشریف لاتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے بچوّں کے جوش وجذبہ کا جواب دیا۔ جن کے چہرے حضور کی آمد پر خوشی سے کھل گئے تھے۔

کارروائی کا باضابطہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہُوا۔ اس کے بعد حضور نے کھڑے ہو کر تمام اطفال سے ان کا عہد دہروایا۔ بعد ازاں سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کا شیریں کلام "ہے درتِ قبلہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" ایک طفل نے ترنم سے پڑھا۔ بعد ازاں اطفال کا ترانہ "ہوں اللہ کا بندہ محمدؐ کی اُمّت" دو اطفال نے پڑھا۔

بارہ بج کر سولہ منٹ پر حضور انور اپنا خطاب فرمانے منبر پر تشریف لائے۔ حضور نے بارہ بجکر بیالیس منٹ تک اپنا خطاب جاری رکھا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آپ اطفال الاحمدیہ ہیں۔ آپ میں اور دُنیا کے ہر دُوسرے بچے میں بڑا فرق ہے۔ ہر بچہ اپنے ماحول کے لحاظ سے اپنی امنگوں کے لحاظ سے اپنے وسائل کے لحاظ سے ایک جیسا نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ دُنیا میں جو لوگ دہریہ ہیں اور خدا تعالیٰ کے خلاف علم بغاوت جنہوں نے بلند کیا ہُوا ہے ان کے بچے خدا خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے محرُوم ہیں۔ اور جو بچے اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے ماحول میں پیدا ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصہ پاتے ہیں۔ دُنیا کے بعض اَور بچوّں کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بعض بچے امیر ملکوں میں اور امیر گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ پیدائش کے ساتھ ہی دولت کی لعنت ان کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ کبر اور غرور کا کیڑا اُن کے دماغوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے وہ بچہ جس پر خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی ترقیات کے دروازے کھولے ہوئے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کی وجہ سے ناکام رہ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو مول لینے والا ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انگریزوں میں سے بہت سے طالب علم میرے دوست تھے وہ کہتے تھے کہ ہم نے بہت ترقی کر لی ہے لیکن ہمیں اطمینان حاصل نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

یعنی دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کی یاد سے وابستہ ہے۔ جو دل خدا کو یاد نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے اطمینان سے محروم ہے۔ مطمئن وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے اطمینان حاصل کرے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تُم اتنی ترقیات کر سکتے ہو جس کی کوئی حد نہیں۔ تُم اگر چاہو تو آسمان کے ستارے بن سکتے ہو — حضور نے فرمایا کہ اس لئے زمین کی مٹی سے اپنے مُنہ کو غبار آلودہ نہ کرو۔ حضور انور نے بڑا زور دے کر فرمایا کہ اطفال الاحمدیہ دنیا کے ہر دوسرے بچے سے مختلف ہیں۔ دُنیا کا کوئی اور بچہ ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں حاصل ہو رہی ہوں۔ یا جس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں دی جا رہی ہوں۔ حضور نے احمدی بچوّں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تم یکتا ہو۔ ساری دُنیا کے بچوّں سے مختلف ہو۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالےٰ کی بشارتیں کیا ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تُم احمدی بچوّں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑی بشارتیں دی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی بشارتیں دی ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی بشارتیں دی ہیں۔

حضور نے احمدی بچوّں کی دوسری خصوصیت اور خوش قسمتی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دُوسری وجہ احمدی بچوّں کے دوسروں سے مختلف ہونے کی یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ سے باہر اور کوئی بچہ ایسا نہیں جن کے لئے اتنی کثرت سے دُعائیں کرنے والے لوگ موجود ہوں۔ حضور نے دُعاؤں کے قیمتی خزانے کی اہمیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اطفال کو فرمایا کہ تمہارے جیسا خوش قسمت بچہ کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ تمہاری عزت دُنیا کے ہر بچے سے زیادہ ہے۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ احمدی بچوّں کو ترقیات کے میدان میں، علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کے وہ دُعا کرنے والے بندے جن کی دُعا قبول بھی ہوتی ہے، ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تمہارے ماں باپ تُم کو ایک روپیہ دیں، اور تم لینے سے انکار کردو تو تم پاگل ہی کہلاؤ گے۔ اس لئے مَیں نہیں چاہتا کہ تم دُعاؤں کے قیمتی خزانہ سے محروم رہو۔ اور دُنیا تمہیں پاگل کہے۔

حضور نے فرمایا تُم کو خدا کی بشارتیں اور دُعا کرنے والوں کی دُعائیں حاصل ہیں۔ دُنیا کے سب بچوّں سے آگے نکل جاؤ۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دُعا کروائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(منقول از الفضل ربوہ
مجریہ یکم نومبر ۱۹۸۱ء)

دارالہجرت ربوہ میں تقسیم تمغہ جات کی پانچویں تقریب

سات ذہین احمدی طلباء وطالبات کو جنہوں نے بورڈ یا یونیورسٹیوں کے امتحانات میں اوّل، دوم یا سوم پوزیشنیں حاصل کی ہیں امسال سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے موقع پر حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمغے عطا کئے۔ یہ اس سلسلے کی پانچویں تقریب تھی۔ یاد رہے کہ گزشتہ چار تقاریب میں اس سکیم کے تحت طلائی تمغہ اوّل ۱۱ عدد طلائی تمغہ دوم ۵ عدد اور نقرئی تمغہ سوم چار عدد یعنی کُل بیس تمغہ جات دیئے جا چکے ہیں۔

اجتماع لجنہ اماء اللہ کے دُوسرے دن ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو اپنے خطاب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ طالبات یعنی عزیزہ مکرمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ جو ایم بی بی ایس کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی کی طالبات میں اوّل اور مجموعی طور پر طلباء وطالبات میں سوم آئی تھیں۔ اور عزیزہ مکرمہ ناصرہ وجیہہ صاحبہ جو ایم ایس سی اپلائیڈ سائیکولوجی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں دوم آئیں۔ تمغے تقسیم فرمائے۔ تیسری طالبہ عزیزہ مکرمہ مبارکہ صاحبہ جو ایم ایس سی فزیالوجی میں سندھ یونیورسٹی میں اوّل آکر طلائی تمغہ کی حقدار قرار پائیں۔ تھیں تقریب میں حاضر نہیں تھیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ جس تعلیمی منصوبے کا میں نے اعلان کیا تھا اس میں ایک شق یہ بھی ہے کہ بورڈ یا یونیورسٹیوں میں اوّل، دوم آنے والے طلباء وطالبات کو سونے کے اور سوم آنے والے طلباء وطالبات کو چاندی کے تمغے عطا کئے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس دَوڑ میں طالبات طلبہ سے پیچھے نہیں رہیں۔ دوڑ لگ رہی ہے اور جماعت کے طلبہ وطالبات میں آگے بڑھنے کا کافی شوق پیدا ہو رہا ہے۔ مگر اتنا نہیں ہے جتنا مَیں چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت دو طالبات کو سونے کے تمغے ملیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ چونکہ ہم مستورات سے مصافحہ نہیں کرتے اس لئے میں کشتی میں رکھ کے تمغہ اپنی بچی کو پیش کروں گا۔ پھر وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کرے گی کہ منصورہ بیگم (حرم محترم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) یہ تمغہ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ہر دو ذہین طالبات کو حضور نے پلیٹ میں رکھ کر تمغے عطا کئے۔ اور حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان کے گلے میں یہ تمغے پہنائے۔

حضور انور نے ہر طالبہ کو تمغہ عطا کرنے کے بعد "بارک اللّٰہ لکم" فرمایا۔ تمغوں کے ساتھ حضور کے دستخط شدہ ایک تفسیر صغیر بھی طالبات کو دی گئی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ اپر)

مخصوص دینی روایات اور پُر وقار مومنانہ شان و شوکت کے ساتھ

دارالہجرت ربوہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں (۲۴) کامیاب سالانہ اجتماع

حضرت امیر المومنین ایّدہُ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف افتتاحی اور اختتامی خطابات

ربوہ یکم نبوت (نومبر) ـــ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۲۴ واں عظیم الشان سالانہ اجتماع ۳۰، ۳۱ راکتوبر اور یکم نومبر کو تین دن جاری رہنے کے بعد آج یہاں دن کے قریباً ایک بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ امسال پہلی بار یہ اجتماع احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے باہر مسجد اقصیٰ کے صحن اور سامنے کے میدان میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ یہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع انصار اللہ تھا۔

بصیرت افروز خطاب کے ساتھ اجتماع کا افتتاح!

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] العزیز نے مورخہ ۳۰ راخاء (اکتوبر) کو [illegible] بہر مقام اجتماع میں تشریف لاکر اپنے [illegible] اور بصیرت افروز خطاب سے اجتماع [illegible] فتتاح فرمایا۔

حضور انور تین بج کر چالیس منٹ پر مسجد اقصیٰ کی غربی سمت سے تشریف لائے۔ مسجد کے باہر حضور کا استقبال صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کے دیگر ارکان نے کیا۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی سٹیج سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب رکن خصوصی مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور کو اھلًا و سھلًا و مرحبا کہا۔ ساتھ ساتھ جملہ انصار حضرات نے بھی یہ [illegible]ات دوہرائے۔ حضور کی آمد پر سٹیج سے پُرجوش نعرے لگائے گئے۔

ان نعروں کے دوران حضور سٹیج پر تشریف لا چکے تھے۔ جب تک نعرے لگتے رہے حضور انور بھی کھڑے رہے۔ جملہ حاضرین حضور انور کے استقبال میں کھڑے تھے۔ حضور بھی زیر لب نعروں کا جواب دیتے رہے۔ بعد ازاں حضور نے احباب کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور جملہ انصار حضرات کو بھی بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضور انور کے جلوہ افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی۔ بعد ازاں حضور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

"انصار کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرائیں"۔

تمام انصار کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ حضور نے انصار کا عہد سب سے دوہروایا۔ بعد ازاں مکرم اعجاز احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سُنایا۔

اس کے بعد چار بجے حضور ایدہ اللہ منبر پر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاقیامت جاری شدہ فیضان رُوحانی کے حوالے سے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارفع و اعلیٰ مقام بیان فرمایا اور نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدے کی جزئیات و تفصیلات بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد ہمارے احباب کرام کے سامنے بار بار آتے رہنے چاہئیں۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے دوران حضرت اقدس کی کُتب میں سے کئی حوالے پیش فرمائے

حضور انور کے خطاب سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۴ ویں سالانہ اجتماع کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ حضور نے اپنا خطاب ختم فرمانے کے بعد کئی بار لا اله الّا الله کے بابرکت کلمات کا وِرد فرمایا اور آخر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرما کر واپس تشریف لے گئے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۴ ویں اجتماع کے افتتاحی اجلاس کے وقت دفتر بیرون کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۷۲۱ مجالس کے ۱۶۲۴ انصار موجود تھے۔ اس کے علاوہ بیرون پاکستان کے آٹھ ممالک سے ۱۱ انصار شاملِ اجتماع ہوئے۔ انصار کے علاوہ دیگر زائرین کی تعداد اڑھائی ہزار تھی۔

اجلاس دوم:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد کھیلیں ہوئیں اور اس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعد ازاں طعام کا وقفہ ہوا۔ اور رات ساڑھے سات بجے زیر صدارت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اجلاس دوم شروع ہوا۔ صاحب صدر اور دیگر حاضرین و مقررین سٹیج کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور مقرر بھی بیٹھ کر تقریر کرتے تھے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور نے نہایت پُر اثر انداز میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھ کر سُنایا۔

بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے آیت قرآنی

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝ (المائدۃ: ۶۸)

کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس حکم کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پیروکاروں پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ کے کام میں منہمک رہیں۔ اور یہ تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح سے عبادت فرض ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جگہ جگہ یہ حکم مختلف رنگ میں دیا گیا ہے۔ اور وہ مسلمان جو تبلیغ نہیں کرتا اور وہ مسلمان جو تبلیغ کرتا ہے اور اللہ کے دین کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتا ہے ان کے درجے اور مقام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تبلیغ نہ کر کے کوئی شخص مومن نہیں رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن نے بتایا ہے کہ اس راہ میں مشکلات بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ تسلّی بھی دے دی ہے کہ اللہ نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ تبلیغ کرنے والوں کو بچائے گا۔ اور لازماً ان کو فتح ملے گی۔ میاں صاحب موصوف نے کہا کہ اس سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ جب فتح اس خدا نے دینی ہے تو تبلیغ میں کسی اور چیز پر بھروسہ نہ کرنا۔ باتیں یا دلائل کامیابی کا اصل ذریعہ نہیں ہیں بلکہ ایک مبلّغ کی حقیقی کامیابی اس کی خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا ہے۔ آپ نے کہا کہ تبلیغ اور دُعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی مومن اپنی کوشش سے کسی ایک بھی شخص کے دل کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ دل کا بدلنا اللہ ہی کا کام ہے۔ آپ نے کہا کہ تبلیغ کے رستے میں جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان کے بارے میں تاریخ شاہد ہے کہ یہی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اُن سے بچاتا ہے۔ میاں صاحب نے کہا کہ جب بچانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ ہم مشکلات سے ڈر کر تبلیغ کو چھوڑ بیٹھیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اسی لئے مجلس انصار اللہ تمام انصار کو بار بار اس فریضے کی طرف توجہ دلاتی ہے آپ نے اُمید ظاہر کی کہ امسال انصار حضرات پہلے سے بڑھ چڑھ کر تبلیغ دین کا فریضہ ادا کریں گے اور دُعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں موت نہ دینا جب تک ہم تیرے حضور ایک کامیاب مبلّغ نہ بن جائیں۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس درس قرآن کے بعد مولانا غلام باری صاحب سیف نے درس حدیث دیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوشِ تبلیغ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تبلیغ کی فضیلت ثواب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوشِ تبلیغ کا ذکر کیا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ملفوظات سیدنا حضرت اقدس کا درس دیا۔ ان کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مُنیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی اور انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے واقعات سُنائے۔ اس کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "سیرۃ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" پر تقریر کی۔ اور حضورؑ کے جوشِ ایمانی اور تبلیغ دین کی دلی تڑپ کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔

اس اجلاس کا آخری پروگرام سلائیڈز دکھانے کا تھا۔ جو لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ مجلس انصار اللہ کے قائد اصلاح و ارشاد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے خانہ کعبہ، قادیان، تبلیغ دین اور حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر مشتمل نہایت خوبصورت سلائیڈز دکھائیں۔ اور ساتھ ساتھ لاؤڈ اسپیکر پر رواں تبصرہ کرتے گئے۔ سلائیڈز میں زیادہ تعداد قادیان دارالامان کی سلائیڈز تھیں۔ انہوں نے قادیان کے تمام اہم اور قابل دید مقامات کی خوبصورت تصویر کشی کی۔ جملہ انصار نے نہایت دلچسپی اور محویت سے دیکھا۔ آخر میں رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ حضور انور ازراہِ شفقت اجتماع کے درمیانی روز یعنی ۳۱ راکتوبر ۱۹۸۱ء کو رات کے کھانے پر بھی تشریف لائے۔ اور جملہ انصار حضرات کے ہمراہ رات کا کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کا انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے والے کھلے میدان میں شامیانے لگا کر کیا گیا تھا۔ حضور انور نے انصار کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔

اجتماع کی کارروائی کے چیدہ چیدہ [illegible]

جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible]

خصوصیت سے شامل تھا متحرک رنگین فلم تیار کی گئی خصوصی انتظامات کے تحت وڈیو کے شعبہ کی نگرانی اور کیمرہ مین کے فرائض مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے انجام دیئے۔

اس اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس انصار اللہ اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مجلس انصار اللہ کے صدر اور نائب صدر مجلس انصار اللہ (صف دوم) کے انتخاب کے لئے بھیجا مجلس شوریٰ کی سفارش کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ نے مزید دو سال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو صدر اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو نائب صدر (صف دوم) مقرر فرمایا۔

اجتماع کے موقعہ پر علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب سے قبل ان مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ پچھلے سال کارکردگی کے لحاظ سے اضلاع کے مقابلہ میں امسال بھی پچھلے کئی سال کی طرح ضلع فیصل آباد اوّل رہا۔ امسال پہلی بار انصار کو سائیکلوں پر اجتماع میں آنے کی باضابطہ تحریک کی گئی۔ چنانچہ امسال ۲۵ مجالس کے ۹۲۔ انصار اجتماع پر سائیکلوں پر آئے۔ ان کو بھی سند خوشنودی عطا کی گئی۔ اس میں گجرات اوّل۔ فیصل آباد دوم اور سرگودھا سوم رہا۔

اجتماع کے جملہ علمی پروگراموں اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ تنظیمی امور بھی اجتماع انصار اللہ پر طے کئے گئے۔ اس کے مقصد کے لئے اجتماع کے دوسرے روز مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کے متعلق کارآمد تجاویز پر بحث کی گئی۔ صدر کا انتخاب ہوا۔ اور میزانیہ پر بحث ہوئی۔ اس کے علاوہ ناظمینِ اضلاع کی بھی میٹنگ منعقد ہوئی۔

صدر مجلس کا خطاب:

اجتماع کے جملہ پروگراموں کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے پہلے صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک انصار سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں مجلس کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس کی ترقی کی رفتار بڑی خوشکن ہے۔ انہوں نے حاضری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں تو ہر بچہ بڑا کھنچا ہی چلا آتا ہے۔ مگر حضور کی تقریر کے علاوہ بھی حاضری کا معیار بڑا خوشکن رہا۔ اور انصار حضرات نے دینی ذوق و شوق اور اخلاص و وفا کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔ کئی بزرگ نمازوں اور کھانے کے مختصر وقفوں کے سوا دس دس گھنٹے بیٹھے رہے۔ ایسے لوگ بھی کامل صبر و سکون سے تقاریر سنتے رہے جن کا علمی مقام اجتماع میں کی جانے والی تقاریر سے بہت بالا تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ (حضرت اقدس) کی کتب پر ان کی بہت گہری نگاہ ہے۔ اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ مگر اس کے باوجود کئی گھنٹے تک اجتماع میں کامل صبر و سکون سے بیٹھے رہے محترم مرزا صاحب کی عمر اسی سال سے متجاوز ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے انصار پر زور دیا کہ وہ اس اجتماع سے حاصل ہونے والے فوائد و برکات کو اپنی نسلوں میں بھی منتقل کریں۔ اور یہ کام بار بار کی مسلسل دعاؤں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

اصلاح و ارشاد کے میدان میں مجلس کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے میاں صاحب نے بتایا کہ پچھلے سال جب مجالسِ مذاکرہ منعقد کرنے کی تحریک کی گئی تو سال میں صرف ۱۳۲ مجالسِ مذاکرہ منعقد ہو سکیں۔ امسال جب اس مہم میں مزید توسیع پیدا کی گئی تو نتائج نہایت خوشکن نکلے اور سال بھر میں ۸۲۷ مجالسِ مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور اب یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس کے بہت خوشکن نتائج رُونما ہو رہے ہیں۔

بجٹ کے بارے میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ اکثر مجالس کے بجٹ صحیح شرح سے تشخیص نہیں ہوئے۔ آپ نے کہا کہ جس رُکن انصار اللہ نے شرح کے مطابق چندہ نہ دینا ہو اُسے میری طرف سے کھلی اجازت ہے کہ وہ شرح سے کم چندہ دے دے۔ لیکن اپنی آمد بتاتے ہوئے غلط بیانی سے ہرگز کام نہ لے اور صحیح آمدنی بتلائے۔

آپ نے کہا مجھے چندے کی زیادتی سے دلچسپی نہیں، مجھے یہ فکر ہے کہ اس چندے کا حساب آپ سے اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ آپ ساری دُنیا کو دھوکا دے سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف اختتامی خطاب

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم نومبر کو اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے ۱۱ بج کر ۱۸ منٹ پر مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "لاہور" نے اپنی تازہ ترین نظم بعنوان "فریاد۔ ربِ عزّ و جل کی بارگاہ میں" اپنے مخصوص لحن میں سنائی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد ازاں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں مجلس انصار اللہ میں زندگی کے آثار بڑھنے کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ پچھلے سال کے اجتماع میں ۷۵۵ مجالس اور ۱۱۸۲ نمائندگان حاضر تھے۔ امسال ۸۴۲ مجالس اور ۱۳۰۵ نمائندگان آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو مجالس رہ گئی ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں بھی ان کی بہت فکر کرنی چاہیئے۔

بعد ازاں حضور نے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنے کے چار پہلوؤں کا ذکر فرمایا:۔

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ اور زمین و آسمان میں موجود ہر چیز اس کی پاکیزگی کے ترانے گا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف مذہب اسلام ذاتِ خداوندی کا یہ اعلیٰ تصور پیش کرتا ہے۔

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ اور تمام رذائل سے بکلی منزہ ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفاتِ حسنہ کے رنگ سے متصف ہو جانے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اللہ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں اور انسان میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دی ہیں کہ وہ خدا کا رنگ اپنے اُوپر چڑھا سکے۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی تضاد نہیں۔ یہ کائنات جو اللہ کی ذات و صفات کی مظہر ہے یہ مکمل منطقی اکائی —— LOGICAL WHOLE ہے۔ ہر چیز کائنات کی ایک دُوسرے سے بندھی ہوئی ہے۔ ہر چیز خدا کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔ اور اس لحاظ سے سارے عالمین کی ہر چیز انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں ایک مکمل توازن اور میزان قائم ہے۔ اس کائنات میں ہر چیز دُوسری چیز سے تعاون کرتی اور اُسے سہارا دیتی ہے۔ زمین سورج سے جس معین فاصلہ پر ہے اُس سے ذرا زیادہ دُور ہو جائے تو ٹھنڈ کے مارے ہر چیز جم جائے۔ اور ذرا نزدیک ہو جائے تو ہر چیز گرمی سے جل اُٹھے۔ اس میں ایک تصور زوجین کا بھی ہے یعنی عالم میں ہر چیز دُوسرے پر اثر ڈالنے والی اور اس کا اثر قبول کرنے والی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف اور صرف خدا کی ایک واحد ذات ایسی ہے جو ہر چیز پر اثر ڈالتی ہے۔ لیکن اور کوئی چیز اس کی ذات پر اثر نہیں ڈال سکتی۔

چہارم یہ کہ انسان اپنی ہر ضرورت خدا تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔ فطرتِ انسانی میں یہ ہے کہ خدا سے طلب کرے۔ اور حقیقتِ کائنات یہ ہے کہ صرف خدا دینے والا ہے اور اس وقت تک لطف نہیں آ سکتا جب تک دینے والا خدا نہ ہو۔ اور لینے والا انسان نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل یہ چاروں بنیادی باتیں ہماری جماعت کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ساری جماعت کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اسے بھول کر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے —!!

اس ضمن میں حضور نے پاکیزگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تنظیموں کے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جو پاک زندگی گزارنے میں ممد و معاون ہوں مثلاً یہ کہ گندہ کھانا نہ کھاؤ۔ گالیاں نہ دو۔ کوئی شخص گالی دے تو بھی اس کا جواب گالی سے نہ دو۔ حضور نے فرمایا کہ سارے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جو انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ناپاکی کو دُور کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے اُوپر خدا تعالیٰ کی صفات کا ایسا رنگ چڑھاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے حُسن اور نُور کی جھلک ساری دُنیا کو نظر آ جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور رُوحانی صلاحیتوں کی نشو و نما فرض ہے۔ اس کے بغیر ہم اللہ کے فضل کے وسیع میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مجلسِ توازن کا قیام

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تضاد نہیں۔ ہمارے اندر بھی توازن ہونا چاہیئے۔ ہر فرد کی زندگی میں، اور قربانیوں میں توازن ہونا چاہیئے۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ جماعتی تنظیموں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے میں "ایک مجلسِ توازن" قائم کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں انصار، خدام اور لجنہ کے نمائندے شامل ہوں گے۔ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ سب کے زور لگانے کی جہت ایک ہی ہو۔ اور جو ایک دُوسرے کی نگرانی بھی کریں۔

مجلس انصار اللہ کے نظام میں تبدیلی کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ صدر اور نائب صدر کے بعد انصار میں چار نائب صدر اور مقرر کئے جائیں گے۔ اُن کے ذمے کئی شعبے ہوں گے اور ان کا کام صرف یہ ہوگا کہ مجھے یہ رپورٹ دیں کہ ان شعبوں میں کیا کام ہوا۔

لجنہ کے کلب

حضور نے فرمایا میں نے لجنہ اماء اللہ سے کہا ہے کہ ہر لجنہ اپنی ممبرات کے لئے کلب [illegible]

جس میں ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا جائے۔ چونکہ فوری طور پر سات آٹھ سو کلب بننے ممکن نہیں اس لئے فی الحال یہ کہا ہے کہ پنجاب کی ہر تحصیل میں کلب بنایا جائے۔ اس کے ذمہ دار لجنہ کے علاوہ انصار اور خدام بھی ہیں۔ ہو سکے تو چار کنال ورنہ دو کنال سے کم زمین نہ لی جائے۔ یہ کرائے پر لے لی جائے جو بھی صورت ہو۔ اگر کسی احمدی کی زمین ہے تو بے شک کم کرایہ لے لے لیکن بہر حال مُفت استعمال نہیں کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ شاملات دیہہ میں جو زمین ہے اس کو استعمال میں لانے کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو جگہ بھی حاصل کی جائے اس کے گرد فوری طور پر ایک کچی اونچی دیوار بنادی جائے۔ مقامی لجنہ خرچ نہ کر سکے تو لجنہ کا مرکز خرچ کرے گا۔ اس کا مقصد لجنہ کو پہلا احساس یہ دلانا ہے کہ انہیں ہر صورت با پردہ ہونا چاہیئے۔ اس میں ایک چھوٹا سا کمرہ ۸×۸ کا بنا لیا جائے۔ جس میں کھیلنے وغیرہ کی چیزیں رکھی جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کلبوں کے قیام کی نگرانی بھی مجلس توازن کرے گی۔

خدام ورزشی کھیل کھیلیں

حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ ہر جگہ ایسی مجالس بنائیں جہاں پر اکٹھے ہو کر ورزشی کھیل کھیلیں۔ اس میں حضور نے بطور مثال میرو ڈبہ ... انڈونیشین طالب علموں کی ایک کھیل کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ صحت کے لئے متوازن غذا بھی چاہیئے۔

انصار کے لئے بہترین ورزش

حضور نے انصار کو بھی اپنی صحت بہتر رکھنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ انصار کے لئے بہترین ورزش سیر کرنا ہے۔ روزانہ ۴-۵ میل صبح کے وقت سیر کریں۔ اور اسے چھوڑیں نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خدام بھی سیر کیا کریں۔ جماعت کے سارے افراد کو جسمانی لحاظ سے سب سے زیادہ صحت مند ہونا چاہیئے۔ اور اس صحت کو دُنیا کے مفاد میں خرچ کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے ترقیات کے غیر محدود دروازے انسان پر کھولے ہیں۔ آپ کا ہر قدم قرب کی طلب میں پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہر آن اس کے حضور عاجزانہ دُعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ انسان اپنے تمام کمالات، تمام آلات اور اپنے تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا محتاج ہے اور جماعتِ احمدیہ کو اجتماعی طور پر اپنے تمام اوقات میں ربوبیت کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور زندگی کے بنیادی مقصد کو پا لینا چاہیئے۔ ہم ایک ایسی جماعت ہوں جو کسی کو دُکھ پہنچانے کا سوچے بھی نہ اور ہر لحظہ دُنیا کو سُکھ پہنچانے کے لئے اپنے قدم آگے بڑھا رہی ہو۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔ ۴

شورت میں لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا پہلا کامیاب سالانہ جلسہ

رپورٹ مُرسلہ مکرمہ سیّدہ اَمۃ الحی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سرینگر

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے بتاریخ ۲۵ اخاء (اکتوبر) لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کو اپنا پہلا کامیاب سالانہ جلسہ شورت میں منعقد کرنے کی توفیق عطا کی۔ فالحمد للہ علٰے ذٰلک۔

یہ جلسہ جہاں پندرھویں صدی ہجری کے استقبالیہ اجتماع کی حیثیت رکھتا تھا وہاں اُسے یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ ہمارے محبوب آقا سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مُسلم مشن سرینگر کی درخواست پر ہمیں اپنے رُوح پرور برقی پیغام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح موصوف کی خواہش پر محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے بھی بذریعہ پیغام صوبہ کشمیر کی احمدی مستورات اور بچیوں کو اپنی بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

اِس جلسہ کے لئے ماہ ستمبر کے آخر میں بمقام یاری پورہ منعقدہ صُوبائی ممبران کی میٹنگ کے دَوران فیصلہ کیا گیا تھا۔ تیاری کے لئے گو وقت بہت کم تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر کامیاب رہا۔ سری نگر۔ یاری پورہ۔ نیلہ واڑ۔ ریشی نگر۔ آسنور۔ بیج بہاڑہ۔ اسلام آباد۔ ناصر آباد اور شورت کی کم و بیش ڈیڑھ صد مستورات کے علاوہ قریباً تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور بعض قائدین مجالس نے بھی پردہ کی رعایت کے ساتھ اس میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جلسہ کے انتظامات

صُوبائی میٹنگ کے فیصلہ کے معًا بعد جماعتِ احمدیہ شورت نے جلسہ کے انعقاد کی تیاریاں زور و شور سے شروع کر دیں۔ اور اسے ہر جہت سے کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت اور محترمہ شاقوتی بیگم صاحبہ صدر لجنہ کی سرکردگی میں محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ، عزیزہ طاہرہ بانو۔ عزیزہ شکیلہ بانو۔ عزیزہ رفیقہ بانو اور عزیزہ نسیمہ بانو سلمہن پر مشتمل ایک مجلس انتظامیہ تشکیل کی گئی۔ جبکہ صوبائی سطح پر محترمہ سیّدہ زہرہ جبین صاحبہ کو اس کا نگران مقرر کیا گیا۔ ان سب ممبرات نے بڑی لگن، محنت اور خلوص سے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فجزاھن اللہ خیراً۔

کارروائی کا آغاز

حسب پروگرام جلسہ کی صدارت محترمہ سیّدہ زہرہ جبین صاحبہ نے کرنی تھی۔ مگر وہ کسی وجہ سے وقت پر نہیں پہنچ سکیں اس لئے جلسہ کی ابتدائی کارروائی دِن کے ٹھیک ایک بجے مسجد احمدیہ شورت میں محترمہ صفیۃ النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ شورت کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ محترمہ امۃ الجمیل ناظر صاحبہ کی تلاوتِ کلام مجید کے بعد عزیزہ رفیقہ بانو سلمہا شورت اور عزیزہ امۃ الرفیق سلمہا یاری پورہ نے علی الترتیب اُردو اور کشمیری میں عہد دوہرایا۔ بعدہٗ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ شورت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ نظم کے بعد خاکسار امۃ الحی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز برقی پیغام کا اُردو ترجمہ پڑھ کر سُنایا۔ جبکہ اصل ٹیلیگرام جو انگریزی میں تھا محترمہ سیّدہ زہرہ جبین صاحبہ نے پڑھا۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے برقی پیغام کا اُردو ترجمہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ لجنہ اماء اللہ کشمیر اپنا سالانہ اجتماع ۲۵ اکتوبر کو منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع اور اس میں شامل ہونے والوں پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کو چاہیئے کہ آپ اپنی زندگیاں اُسی ڈھنگ سے گزارنے کی کوشش کریں جس ڈھنگ سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے اپنی زندگیاں بسر کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی طاقت اور حوصلہ عطا فرمائے کہ آپ اس نیک نمونہ کو اپنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ اور آپ سب پر رحم کرے۔ آمین ٭

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رُوح پرور پیغام کے بعد محترمہ صفیۃ النساء بیگم صاحبہ سرینگر نے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ اسی دَوران محترمہ سیّدہ زہرہ جبین صاحبہ تشریف لے آئیں اور جلسہ کی بقیّہ کارروائی ان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ زرّین سلمہا اسلام آباد کی دوبارہ تلاوت، اور عزیزہ امۃ القیوم سلمہا سرینگر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے اِس جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاءِ گرامی کی مؤثر رنگ میں وضاحت کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشادات کی بھی وضاحت فرمائی۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترمہ بشریٰ سلام صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ سرینگر۔ خاکسار امۃ الحی۔ محترمہ صفیۃ النساء صاحبہ صدر لجنہ سرینگر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

حضور کی دُعائیں ۳

آخر میں حضور نے فرمایا اب ہم دُعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس دُنیا میں ایسے حالات پیدا کرے کہ اللہ کو گالیاں دینے والے لا الٰہ الّا اللہ کا وِرد کرنے لگیں۔ انسانیت کے لئے فساد اور دُکھ پیدا کرنے والے امن اور سُکھ پیدا کرنے لگ جائیں اور سارے انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائیں۔ اور آپؐ کی بے شمار اور بے انتہا برکتوں اور فیوض سے حصہ لینے لگیں۔ انسانیت خوشحال ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے تمام ذمہ داریاں پوری محنت اور طاقت سے قبول کرے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے۔

حضور نے اجتماع سے واپس جانے والے انصار کے لئے دُعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ پر اپنی برکتیں نازل کرے اور آپ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر دُعائیں کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر پُرسوز دُعا کرائی۔ اور اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(بحوالہ الفضل ربوہ — مجریہ ۲ ،۴ ، ۵ نومبر ۱۹۸۱ء)

تحریکِ جدید — ایک آسمانی تحریک

بابرکت الٰہی تحریک کے بارے میں حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات

میری زندگی کی بہترین گھڑی

تحریک جدید کا قیام اکتوبر ۱۹۳۴ء میں احرار کی تحریک کے نقطۂ عروج کے وقت ہوا۔ ایک زبردست تحریک [illegible] کرنے کے لئے یہ وقت (بظاہر) [illegible] حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک کے [illegible] وقت کے انتخاب کے بارے میں فرمایا۔

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقعہ کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بہتر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں۔ ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جب کہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی اس وقت جماعت کے دل ایسے تھے جیسے چلتے گھوڑے کو جب روکا جائے تو اس کی کیفیت ہوتی ہے۔" (الفضل ۱۰ فروری ۱۹۳۶ء صفحہ)

تحریک جدید کے بارے میں آسمانی بشارتیں

اس مبارک تحریک کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ اور دیگر احباب جماعت کو بابرکت بشارتیں ملیں حضرت مصلح موعودؓ نے ۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو فرمایا:-

"میں نے اللہ تعالیٰ سے متواتر دعا کرتے ہوئے اور اس کی طرف سے متعدد رؤیا حاصل کرتے ہوئے ایک سکیم تیار کی ہے ...... میں نے ایک دن خاص طور پر دعا کی تو میں نے دیکھا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب آئے ہیں ...... اور میں قادیان سے باہر پرانی سڑک پر ان سے ملا ہوں وہ ملتے ہی پہلے مجھ سے بغلگیر ہو گئے ہیں اس کے بعد نہایت جوش سے انہوں نے میرے کندھوں اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر بوسے دینے شروع کئے ہیں اور نہایت رقت کی حالت ان پر طاری ہے اور وہ بوسے بھی دیتے جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میرے آقا! میرا جسم اور روح آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے خاص میری ذات سے قربانی چاہی ہے؟ اور میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر اخلاص اور رنج دونوں [illegible] کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ [illegible] اس کی تعبیر یہ کی کہ اوّل [illegible] چوہدری صاحب کے اخلاص [illegible] اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جب قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا خواہ کوئی ہی حالات ہوں وہ اس قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ دوسرے یہ کہ ظفر اللہ خان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتح ہے اور ذات سے قربانی کی اپیل سے متٰی نصر اللہ کی آیت مراد ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اپیل کی گئی تو وہ آ گئی اور سینہ اور کندھوں کو بوسہ دینے سے مراد علم اور یقین کی زیادتی اور طاقت کی زیادتی ہے اور آقا کے لفظ سے یہ مراد ہے کہ فتح و ظفر مومن کے غلام ہوتے ہیں اور اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جسم اور روح کی قربانی سے مراد جسمانی قربانیاں اور دعاؤں کے ذریعہ سے نصرت ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے فرشتوں کی طرف سے ہمیں حاصل ہو گی۔"

(الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۵ کالم ۱ و ۲)

"اس کے علاوہ بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے بعض کو رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو حضرت (اقدس ناقل) نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے۔ غرض یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔"

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۵ کالم ۲)

خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک

دُنیا میں دینِ حق کے غلبہ کے مؤثر سامان بہم پہنچانے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کا القاء خود حضرت مصلح موعودؓ کے قلب مبارک پر کیا تحریک جدید کی اس ممتاز ترین خصوصیت کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ متعدد بار فرماتے رہے آپؓ نے فرمایا۔

(۱) "جب میں نے اس کے متعلق ارادہ کیا تو میں خود نہ جانتا تھا کہ کیا کیا لکھوں گا۔ مگر جوں جوں میں نوٹ لکھتا جاتا خدا تعالیٰ وہ طریق اور وہ ذرائع سمجھاتا جاتا تھا جن سے عزت مضبوط ہو سکتی تھی۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ)

(۲) "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

"اس سکیم میں بعض چیزیں عارضی ہیں۔ پس عارضی چیزوں کو میں بھی مستقل قرار نہیں دیتا لیکن باقی تمام سکیم مستقل حیثیت رکھتی ہے کیونکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کے القاء کے نتیجہ میں مجھے سجھائی گئی ہے۔ میں نے اس سکیم کو تیار کرنے میں ہرگز غور اور فکر سے کام نہیں لیا اور نہ گھنٹوں بیٹھ کر اس کو سوچا بلکہ خدا تعالیٰ نے میرے دل پر یہ تحریک پیدا کی کہ میں اس کے متعلق خطبات کہوں۔ پھر ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر نازل کیا۔ کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے یہ نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل ۲۶ فروری ۱۹۶۰)

(۳) تحریک جدید ایک ہنگامی چیز کے طور پر میرے ذہن میں آئی تھی۔ اور جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا ہے اس وقت خود مجھے بھی اس تحریک کی کئی حکمتوں کا علم نہیں تھا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نیت اور ارادہ کے ماتحت میں نے یہ سکیم جماعت کے سامنے پیش کی تھی کیونکہ واقعہ یہ تھا کہ جماعت کی ان دنوں حکومت کے بعض افسروں کی طرف سے شدید ہتک کی گئی تھی اور سلسلہ کا وقار خطرے میں پڑ گیا تھا پس میں نے سوچا کہ جماعت کو اس خطرے سے بچاؤں۔ مگر بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پر تصرف کرتی اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور تمام کاموں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میری زندگی میں بھی یہ ایسا ہی واقعہ تھا جبکہ روح القدس میرے دل پر اُترا اور وہ میرے دماغ پر ایسا حاوی ہو گیا کہ مجھے یوں محسوس ہوا گویا اس نے مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم ایک دنیا میں تغیر پیدا کر دینے والی سکیم میرے دل پر نازل کر دی اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے قرآنی نکتے مجھ پر پہلے بھی کھلتے تھے اور اب بھی کھلتے ہیں مگر پہلے کوئی معین سکیم میرے سامنے نہیں تھی جس کے قدم قدم کے نتیجہ سے میں واقف ہوں اور میں کہہ سکوں کہ اس اس رنگ میں ہماری جماعت ترقی کرے گی۔ مگر اب میری حالت ایسی ہی ہے کہ جس طرح انجنیر ایک عمارت بناتا ہے اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ عمارت کب ختم ہو گی؟ اس

ہیں کہاں کہاں خاتمے ہو جائیں گے، کتنی کھڑکیاں ہوں گی کتنے دروازے ہوں گے، کتنی اونچائی پر چھت پڑے گی، اسی طرح دُنیا کی ..... فتح کی منزلیں اپنی بہت سی تفاصیل اور مشکلات کے ساتھ میرے سامنے ہیں۔ دشمنوں کی بہت سی تدبیریں میرے سامنے بے نقاب ہیں۔ ان کوششوں کا مجھے علم ہے اور یہ تمام امور ایک ایک تفصیل کے ساتھ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ تب میں نے سمجھا کہ یہ واقعہ اور فساد خدا تعالیٰ کی خاص حکمت نے کھڑا کیا تھا تا وہ ہماری نظروں کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف پھیر دے جس کے لئے اس نے حضرت اقدس علیہ السلام کو بھیجا۔ پس پہلے میں صرف ان باتوں پر ایمان رکھتا تھا۔ مگر اب میں صرف ایمان ہی نہیں رکھتا بلکہ میں تمام باتوں کو دیکھ رہا ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ سلسلہ کو کس کس رنگ میں نقصان پہنچایا جائے گا، میں دیکھ رہا ہوں کہ سلسلہ پر کیا کیا حملہ کیا جائے گا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے ان حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے"۔

(الفضل ۷ر اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۳ کالم ۱، ۲)

(۵) "تحریک جدید بھی القائی طور پر خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھائی ہے جب میں ابتدائی خطبات دے رہا تھا مجھے خود بھی یہ معلوم نہ تھا کہ میں کیا بیان کروں گا اور جب میں نے اس سکیم کو بیان کیا تو میں اس خیال میں تھا کہ ابھی اس سکیم کو مکمل کروں گا اور میں خود بھی اس امر کو نہیں سمجھ سکا تھا کہ اس سکیم میں ہر چیز موجود ہے۔ مگر بعد میں جوں جوں میں نے سکیم پر غور کیا معلوم ہوا کہ تمام ضروری باتیں اس سکیم میں بیان ہو چکی ہیں اور اب کم از کم اس صدی کے لئے تمہارے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں موجود ہیں۔ سوائے جزئیات کے کہ وہ ہر وقت بدل جا سکتی ہیں پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے اللہ تعالیٰ جس طرح مختصر الفاظ میں ایک الہام کر دیتا ہے اور اس میں نہایت باریک تفصیلات موجود ہوتی ہیں اسی طرح امر کا القاء بھی ہوتا ہے اور جس طرح الہام مخفی ہوتا ہے اسی طرح القاء بھی مخفی ہوتا ہے۔ یہ تحریک بھی جو القائے الٰہی کا نتیجہ تھی پہلے مخفی تھی مگر جب اس پر غور کیا گیا تو یہ اس قدر تفصیلات کی جامع نکلی کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کے لئے اس میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اصولی طور پر اس میں وہ تمام باتیں آگئی ہیں جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں"۔

(خطبہ [illegible] اکتوبر [illegible] الفضل [illegible] فروری ۱۹۶۱ء [illegible])

تحریک جدید کے بارے میں پہلا اعلان

۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۴ء وہ تاریخ [illegible] جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دنیا کو بدلنے والی اس عظیم انقلابی تحریک کے بارے میں سب سے پہلا اعلان فرمایا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

"سات یا آٹھ دن تک اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی اور توفیق بخشی تو میں ایک نہایت ہی اہم اعلان جماعت کے سامنے کرنا چاہتا ہوں ..... اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ آپ لوگوں میں سے کتنے ہیں جو اس قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں جو قربانیاں اس وقت تک ہماری جماعت کی طرف سے ہوئی ہیں وہ ان قربانیوں کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت نے کیں یا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ نے کیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے ..... میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون و چرا کئے اس پر رضامند ہو جائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کر دیا جائے گا"۔

(الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۲ و صفحہ ۳)

قربانی کا ماحول پیدا کریں

یہ تحریک جتنی عظیم اور زبردست تھی اس کا تقاضا تھا کہ اس کو پیش کرنے والا ذہن و دماغ اس کی مناسب تیاری بھی کروائے چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس ضمن میں جو حقیقی ارشاد فرمایا [illegible] دنیا کو ایک قربانی کرنے والوں کی سہولت اور آسانی کے لئے مینارہ نور کا کام دے سکتا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ماحول ٹھیک ہو اور اگر گرد و پیش کے حالات موافق نہ ہوں تو کامیابی نہیں ہو سکتی اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں، ان کے اندر نیکی کرنے کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے اور جذبہ بھی مگر وہ ایسا ماحول نہیں پیدا کر سکتے جس کے ماتحت وہ قربانی کر سکیں پس ماحول کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے میرے ایک بچہ نے ایک دفعہ ایک جائز امر کی خواہش کی تو میں نے اُسے لکھا کہ یہ بیشک جائز ہے مگر تم یہ سمجھ لو کہ تم نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور تم نے دین کی خدمت کا کام کرنا ہے اور یہ امر تمہارے لئے اتنا بوجھ ہو جائے گا کہ تم دین کی خدمت کے رستہ میں اسے نباہ نہیں سکو گے اور یہ تمہارے رستہ میں مشکل پیدا کر دے گا۔ تو میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ نیکیوں سے اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ ماحول پیدا نہیں کر سکتے وہ صرف یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے جب کہا کہ قربانی کریں گے تو کر لیں گے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے ..... مجھے ہزاروں لوگوں نے لکھا ہے کہ ہم قربانی کے لئے تیار ہیں اور جنہوں نے نہیں لکھا وہ بھی اس انتظار میں ہیں کہ سکیم شائع ہو لے تو ہم بھی شامل ہو جائیں گے مگر میں بتاتا ہوں کہ قربانی کام نہیں دے سکتی جب تک اس کے لئے ماحول پیدا نہ کیا جائے یہ کہنا آسان ہے کہ ہمارا مال سلسلہ کا ہے مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر اور کچھ لباس پر اور کچھ مکان کی حفاظت یا کرایہ پر کچھ علاج پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور پھر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا تو اس صورت میں اس کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ اس قسم کی قربانی نہ قربانی پیش کرنے والے کو کوئی نفع دے سکتی ہے اور نہ ہی سلسلہ کو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے سلسلہ اس کے ان الفاظ کو کہ میرا سب مال حاضر ہے کیا کرے جب کہ سارے مال کے معنی صفر کے ہیں جس شخص کی آمد سو روپیہ اور خرچ سو روپیہ ہے وہ اس قربانی سے سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ پہلے خرچ کو سو سے نوّے پر نہیں لے آتا تب تک اس کی قربانی کے معنی دس فیصد قربانی کے ہوں گے ..... پس ضروری ہے کہ قربانی سے پیشتر اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے اس کے بغیر قربانی کا دعویٰ کرنا ایک نادانی کا دعویٰ ہے یا منافقت۔

یاد رکھو کہ یہ ماحول اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ نہ ہوں مرد اپنی جانوں پر عام طور پر پانچ دس فیصدی خرچ کرتے ہیں سوائے اُن عیاش مردوں کے جو عیاشی کرنے کے لئے زیادہ خرچ کرتے ہیں ورنہ کنبہ دار مرد عام طور پر اپنی ذات پر پانچ دس فیصدی سے زیادہ خرچ نہیں کرتے اور باقی نوے اور پچانوے فیصد عورتوں اور بچوں پر خرچ ہوتا ہے اس لئے بھی کہ ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ ان کے آرام کا مرد زیادہ خیال رکھتے ہیں پس ان حالات میں مرد جو پہلے ہی پانچ یا دس یا زیادہ سے زیادہ پندرہ فیصدی اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور جن کی آمدنی کا اسّی نوے فیصدی عورتوں اور بچوں پر خرچ ہوتا ہے، اگر قربانی کرنا بھی چاہیں تو کیا کر سکتے ہیں جب تک عورتیں اور بچے ساتھ نہ دیں اور جب تک وہ یہ نہ کہیں کہ ہم ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں کہ مرد قربانی کر سکیں"۔

(الفضل ۲۹ر نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۵ و ۶)

مطالعہ کتب

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے مطالعہ کیلئے نبوت تا صلح (نومبر تا جنوری) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو اہم تقریریں" کتاب مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مجالس یہ کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے قیمتاً منگوا کر خدام کو اس کے مطالعہ کی طرف توجہ کریں۔

مہتمم تعلیم مرکزیہ

سینما کے مُحرّمات ۔ اور ۔ مُطالبۂ تحریک جدید

از محترم منظور احمد خان صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اسلام کی بقا اور فروغ کے لئے جب تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس مبارک مقصد کے حصول کے لئے جماعت کے روبرو ایسے ۱۹ مطالبات رکھے جن پر عملدرآمد سے جماعت کی بقا اور ترقی وابستہ تھی اور جماعت کی ترقی اور بقا سے ہی اسلام کی بقا و فروغ ممکن تھا کیونکہ اب روئے زمین پر اور کوئی ایسی جماعت نہیں جس کی جدو جہد اسلام کی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ قائم کر سکے۔ لہٰذا دراصل ان ۱۹ مطالبات کا مقصود اور مطلوب اسلام کی ماضی کی شان و شوکت کو از سرِ نو دُنیا میں قائم کرنا ہی تھا۔

دُنیا کے مدبرین کسی فرد کی عظمت و رفعت کے انحصار کی بُنیاد اس کے کردار پر رکھتے ہیں اور چونکہ جماعت افراد کا ہی مجموعہ ہوتی ہے لہٰذا جماعت کا کردار اس کے افراد پر منحصر ہوتا ہے مفکرین کی یہ مسلمہ رائے ہے کہ اگر کردار ضائع اور تباہ ہو جائے تو پھر ہر خیر کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں اور اگر یہی صورتِ حال کسی جماعت پر مستولی ہو جائے تو اس کا انجام بنی اسما کے ادبار پر منتج ہوتا ہے۔

الغرض اقوام کے عروج و زوال کی تاریخ ہمیشہ ان کے کردار کے گرد ہی گردش کرتی رہی ہے اور اس معمورہ کی علاوہ تاریخ کا آئینہ اس قاعدۂ کلیہ کی صدہا مثالیں چشمِ بینا کے روبرو پیش کرتا ہے لیکن انسانی تاریخ کا یہ بھی ایک ایسا المیہ ہے کہ تاریخ کی اس آئینہ نمائی کے باوجود انسان بار بار انہیں لغزشوں کا مرتکب ہوا ہے۔ جن کے باعث وہ قعرِ مذلت کی نذر ہوتا رہا ہے۔

پھر کردار کے معیار اور پیمانے بھی ادوار و قرون کے ساتھ ساتھ بدلتے رہے ہیں۔ ملحدین کے نزدیک انسان کا ذوقِ سلیم خود نیک و بد کردار کی تعین و تشکیل کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیکی کردار و اخلاق کی خشتِ اول فرستادگانِ الٰہی کی جانب سے رکھی گئی اور اول اول ان کی جانب سے ہی نوع انسان کو خیر کی تلقین اور شر سے اجتناب کی تعلیم دی گئی پھر رفتہ رفتہ اور جیسے جیسے انسان کے شعور و ادراک کو بالیدگی نصیب ہوتی گئی اس کو اخلاق و کردار کی لطیف و نازک فرد عادات کی تعلیم بھی دی جاتی رہی حتّٰی کہ مربیٔ اعظم اور معلم اکمل و اتم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آنحضور کی جانب سے نوع انسانی کو اس اخلاق و کردار کی تعلیم دی گئی جس نے انسانی عظمت و رفعت کو منتہائے عروج پر پہنچا دیا اور انسان کو رشکِ کرّوبیاں اور مسجودِ ملائک کا درجہ عطا کیا یہ کردار و اخلاق کی وہ دولتِ عظمیٰ اور نعمتِ بے بہا تھی جس نے مادی و روحانی ترقیات کی وہ تمام راہیں اولادِ آدم پر وا کر دیں جو انسانی فکر و عمل کے لئے ممکنات میں سے ہو سکتی تھیں۔

پھر یہ صرف نظریاتی شاہکار نہ تھا بلکہ اس کی عملی تصویر اور تمثیل بھی دنیا نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی اور تاریخ کے اوراق نے اس فکری و عملی عدیم المثال انقلاب کو اپنی پائندہ تحویل میں آئندہ نسلِ انسانی کی راہنمائی کے لئے محفوظ کیا۔ وہ مقدس و مطہر اور متبرک وجود جو حاصلِ کائنات و کونین تھا اور جس کے متبعین و مقربین ابنائے آدم کے لئے ستاروں کی حیثیت رکھتے تھے جو رات کی تاریکیوں میں گمشدہ راہوں کی نشاندہی اس وقت بھی کرتے رہے جب وہ اس جہانِ آب و گِل میں بنفسِ نفیس و لطیف موجود تھے اور آج بھی ان کے نقشِ پا نشانِ منزل کا پتہ دیتے ہیں جو انہوں نے اپنے آقا و مطاع کی حقیقی کفش برداری کے طفیل پائی تھی۔

ان کی پاک و مقدس اور فعال و سیماب آسا زندگیاں اس وقت بھی دنیا کو شعور و ادراک سے ماوراء نظر آتی تھیں اور آج بھی انہیں کے نادر الوجود اور انقلاب آفریں کارنامے دنیا کو سحر و طلسم ہی نظر آتے ہیں لیکن دنیا نے یہ سحر و طلسم اپنی آنکھوں سے رونما ہوتے دیکھا اور ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق بچشمِ خود ملاحظہ کی جس کی بازگشت آج بھی گوشِ حقیقت نیوش میں گونجتی ہے اور جس کی تجلیات اب بھی دیدۂ حقیقت نگاہ کو خیرہ کرتی ہیں اس کرۂ ارض کا یہ انقلابِ اول ان کی عظمتِ کردار کی دین تھا جنہوں نے اپنے ہر جبلی جذبہ کو اپنے آقائے نامدار کی تعلیم کے مطابق اعتدال کی حدود میں محدود کر دیا تھا۔ ان کا کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا اور مرنا جینا گویا ان کی ہر حرکت و سکون ان کے اپنے خدا کے لئے تھا جس کی رضا جوئی ان کے دین و مذہب کا مقصود تھی اسی طرح ان کی شجاعت، سخاوت، امانت و دیانت، غیرت و حمیت حتّٰی کہ اُلفت و محبت کے تُند و تیز اور سرکش جذبہ کا بھی جب بھی اظہار ہُوا وہ اپنے خالق و مالک کی محبت کی خاطر ہی ہُوا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ تعدیل پر قائم رہے۔ اور افراط و تفریط کی آلائشوں سے محفوظ و مامون رہے اور یہی چیز تھی جس نے انہیں دُنیا میں ممتاز، معتدر اور مفتخر بنا دیا۔

ابنائے آدم کے یہ دو جبلی جذبے اور خواہشیں ایسی بھی ہیں جو دُنیا میں بڑے بڑے تغیرات، انقلابات اور بعض اوقات فسادات کا موجب ہوتی ہیں۔ اس میں ایک خواہش غذا کی ہے اور دوسری جنس کی۔ اگرچہ اول الذکر اولیت کی حامل ہے۔ اور مؤخر الذکر ثانویت کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن تاہم مؤخر الذکر اپنی طوفانی اور سیلابی تندی کے باعث جب اپنی تعدیلی حدود سے تجاوز کرتی ہے تو ہولناک حادثات پر منتج ہوتی ہے یہ وہ جبلی و طبعی جذبہ ہے جو الٰہی محبت کا پرتو ہے اور یہ اس سفلی عالم میں شوق و محبت سے شروع ہو کر متضاد و متباین اصناف کے جنسی اتصال پر ختم ہوتا ہے ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ اگر یہ جذبہ ادب و شائستگی کے ساتھ اعتدال کے اندر رہے تو دُنیا میں اعلیٰ تہذیب و تمدن کا موجب ہوتا ہے لیکن اگر اس کی تعدیل فنا ہو جائے تو انسان کو حیوان کے زمرے میں لے آتا ہے...... چنانچہ اس کے فطری تلذذ و احتظاظ کی بے راہ روی نے ہی ماضی میں رنگا رنگ رقص و سرود کی محفلیں سجائی ہیں اور جام و مینا کا اہتمام کیا ہے مگر اس وقت اس کے قبیح اثرات کا دائرہ محدود بھی تھا اور فحاشی و عریانیت کا مظاہرہ شاذ و نادر ہی نظر آتا تھا۔

مگر اب اس بیسویں صدی میں سینما کی [illegible] ایجاد [illegible] اس جذبہ کی تمام حدودِ اعتدال و احتساب کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور اس کے دائرۂ عمل کو عالمگیر وسعت دے دی ہے۔ اگرچہ اس مقدس و معصوم جذبہ پر دُنیا کی افزائش و بقا کا دارومدار تھا لیکن اب سینما نے اس کو اس کے اعلیٰ و ارفع مقام سے ادنیٰ و ارذل مقام پر لا کر تجارت و تلذذ کا بدترین ذریعہ بنا دیا ہے اور اس بیسویں صدی کے "مہذب انسان" نے اپنی تہذیب و تمدن کو پھر اس راہ پر ڈال دیا ہے جہاں سے اس نے ہزاروں سال قبل اپنا اولین سفر شروع کیا تھا۔

عہدِ وسطیٰ میں جنت نگاہی اور فردوس گوشی کے لئے اگر رقاصات و مغنیات اور مطربات کی عشوہ طرازیاں اور جلوہ فروشیاں محلات و قصرات تک ہی محدود تھیں تو اب خس و خاشاک کے گھروندے ان کی جلوہ سامانیوں اور نغمہ سرائیوں سے حظ اُٹھاتے ہیں۔

سینما دراصل رقص و سرود اور راگ و رنگ کی ایسی ارزاں تجارت ہے جس کی سعی و طلب فاقہ کش مزدور کے دل میں بھی کروٹ لے سکتی ہے اور جس کا سودا اس کی [illegible] سے بھی بعید نہیں۔ ماضی میں اگر اس نوع کی انجمن آرائی کا اہتمام صرف شہزادوں اور بادشاہوں کے لئے ہی ممکن تھا تو اب خرقہ پوشوں اور گداگروں کے لئے بھی ناممکنات میں سے نہیں۔ سینما میں جن جن باصرہ نوازیوں اور سامعہ پسندیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے وہ اصطلاح میں "محرمات" کا درجہ رکھتی ہیں۔ اسلام نسوانی زینتوں اور آرائشوں کی بے حجابہ نظر انگنی کو منع کرتا ہے اور اسی طرح ان کی فطری شیریں اور مترنم آوازوں کی سماعت کو بھی ناجائز قرار دیتا ہے کیونکہ یہ اس گناہ کے مقدمات میں سے ہیں جس کے ارتکاب سے فساد اور خرابی کے دروازے کھلتے ہیں اوّل اوّل سینما کی ابتدا انہیں مقدمات سے ہوتی تھی اور اب رفتہ رفتہ یہ کاروبار اس مقام پر آ گیا ہے وہ انسانی تہذیب و تمدن پر ایک کریہہ المنظر داغ ہے اور جس نے اس جبلی و طبعی جذبہ کی حسن آفریں تعدیلات جو ہزاروں سالہ مذہبی اور انسانی تہذیب و تمدن کی تاریخ کی امین تھیں اُن کو پھر اس مقام پر لے آیا ہے جس کو صرف حیوانیت سے ہی معنون کیا جا سکتا ہے گویا ماہرین نفسیات کے دعاوی کے مطابق اس جذبہ کے پُرکشش اور حسن آفریں حجابات جو موجودہ انسانی تہذیب و تمدن کی ارتقائی تشکیل [illegible] عمارت کا درجہ رکھتے تھے وہ سارے حجابات اس کاروبار نے اُٹھا دیے ہیں اور انسانیت برہنہ ہو کر گناہوں کی زندگی کی جانب رواں دواں نظر آتی ہے فلم کے مرتبان و سرپرست ادب کی مانند فلم کو بھی حیاتِ انسانی کا ترجمان کہتے ہیں گویا اگر ادب میں حیاتِ انسانی کی

الفاظ میں ترجمانی ہوتی ہے تو فلم اس کی تصویری زبان میں ترجمانی کرتا ہے۔ لیکن صالح ادب کا تو یہ خاصہ بھی ہے کہ وہ زندگی کے پیچ وخم کو سنوارتا اور نکھارتا بھی ہے اور پھر ادب زندگی کے ہمہ جہتی پہلوؤں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مگر فلم تو بالعموم جنسیات کا ہی نقیب وترجمان ہوکر رہ گیا ہے اور اگر اس میں کسی زندگی کی ترجمانی نظر آتی ہے تو وہ "ہپی ازم" کی ترجمانی ہے۔

فی الحقیقت اگر دیکھا جائے تو اس وقت فلم صرف فحاشی وعریانیت کا علمبردار ہے اور اس کے مجموعی اثرات جس معاشرہ کی تشکیل کر رہے ہیں اس کی مجرمانہ وتشددانہ ذہنیت سنجیدہ طبقہ کے لئے فکر وتردد کا موجب ہے اگر فلم کے مربیان اور سرپرستوں کے ادعاء کے بموجب فلم زندگی کا عکاس وترجمان ہے تو اس میں لامحالہ "ہپی ازم" کی جھلک ہی نظر آتی ہے جس کا مذہب صرف ذہنی وجسمانی تلذذ واحتظاظ کا حصول ہے خواہ اس کے ذرائع مجرمانہ وتشددانہ راہوں سے ہی کیوں نہ گذرتے ہوں۔ اس جگہ یہ فیصلہ کرنا چنداں مشکل نہیں نظر آتا کہ "ہپی ازم" کی تشکیل میں جہاں خوف وتخویف کے عناصر کارفرما ہیں وہاں فلم نے اُن سے [illegible] کی نشاندہی ضرور کی ہے۔

موجودہ فلم نے عریانیت وحیوانیت کا جو شیوہ اختیار کیا ہے اور جذبۂ جنسیت ومحبت کی توسیع واشاعت کی جو [illegible] ومذموم راہیں اختیار کی ہیں اس میں سب سے زیادہ توہین، تذلیل اور تحقیر صنفِ نازک کی ہوتی ہے جو فلمی دنیا کی حرفِ اوّل وآخر ہے اور اس صنف کی توہین آمیز نمائش کا والہ وشیفتہ بھی وہی طبقہ ہے جو ایک مخصوص ومنفرد مزاج ومذاق کا حامل ہے ورنہ سنجیدہ وشائستہ طبقہ جو اس ضمن میں علم وادب کی رمزیت وکنایت کا لطیف ونظیف ذوق رکھتا ہو وہ اس برہنگی وعریانیت کا کب متحمل ہو سکتا ہے۔

فلمی دنیا کی موجودہ فحاشی وعریانیت جس مبتذل اور اوباشانہ مقام ومعیار تک پہنچ گئی ہے اس کا صحیح ادراک واحساس تو اسی اظہار سے ہو سکتا ہے جو چند سال قبل ایک مشہور ومعروف اور نعیم بافتہ [illegible] فلمی اداکارہ اور رقاصہ نے ایک انگریزی اخبار نویس کے اس استفسار پر کیا تھا جو اس نے ان سے فلم انڈسٹری سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد کیا تھا اس اظہار کا ماحصل یہی تھا کہ فلم فنکاروں کے جس فن کے اظہار کا ذریعہ تھا وہ فن اس سے معدوم ہو چکا ہے اور اب تو اس میں فحاشی وعریانیت کا جو جتنا زیادہ مظاہرہ کر سکتا ہے وہ اتنا ہی بڑا اور مقبول فنکار ہے۔ یہ بیزاری اس رقاصہ کی ہے جس کے فن کا دارومدار ہی جسم کی اہتزازی نمائش اور نمود پر ہوتا ہے۔ حالانکہ فلم کی ابتداء تو اسی فن کی ترویج واشاعت سے ہوئی تھی جس کی انتہا نے اس کو بیزار ومتنفر کر دیا۔ مگر بعد از خرابیٔ بسیار۔

لیکن جو مدبر مفکر اور مقدس ہستیاں دنیا کی روحانی رشد وہدایت اور اصلاح وارشاد کے لئے آتی ہیں ان کی روحانی وعلوی بصارت وبصیرت دنیا کو اس وقت متنبہ کرتی ہے جبکہ کسی فساد وبگاڑ کی بُنیاد بڑے خوش آئند تصورات کے ساتھ رکھی جاتی ہے چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس سنیما بینی کی ممانعت کے متعلق اس وقت اظہار فرمایا تھا جبکہ سنیما نے ان مقدمات کو ہی اپنایا تھا جو اسلام میں "محرمات" کا درجہ رکھتے ہیں لیکن اس وقت دنیا نے اس کو انسانیت کا تہذیبی وتمدنی اثاثہ گردانا تھا۔

حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"سنیما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی رُوح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔

(خطبہ جمعہ ۸ر فتح دسمبر ۱۳۲۳ ہش ۱۹۴۴ء)

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں عرض کیا گیا ہے کہ یہ انتباہ دُنیا کو اس وقت دیا گیا تھا جبکہ سنیما ابھی اپنی ابتدائی منزلوں میں تھا اور اس نے ان محرمات کو ہی اپنایا تھا جو انسانی تہذیب وتمدن کا ارتقائی سرمایہ تصور کی جاتی تھیں اس وقت اگر اس سے مومن کی رُوح کو بغاوت کرنا چاہیئے تھی تو اب جس مقام پر سنیما پہنچ گیا ہے اس سے مومن تو مومن انسانی رُوح کو بھی بغاوت کرنا چاہیئے جو اس کے لئے سوہان کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ خود انسان کو حیوانات کے زمرہ میں لانا چاہتا ہے۔

خدائی تقدیر کے مطابق جماعتِ احمدیہ اس دورِ پُرفتن میں حسین اسلامی معاشرہ کی تشکیل وتخلیق کے لئے قائم کی گئی ہے اور اس نے اپنے قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کے حقیقی اظلال وآثار کے طور پر خود کو دنیا کے رُوبرو پیش کرنا ہے چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ بھی لازمی وضروری ہے کہ وہ اپنے طبعی اور جبلّی جذبوں کی تعدیل وتطہیر بھی اپنے اُن مقدس ومطہر بزرگوں کے عین مطابق کرے جنہوں نے اپنے تمام میلانات وخواہشات کو اسلامی تعلیم کے مطابق رضائے الٰہی کے تابع کر لیا تھا اور ان مقدمات ومقامات سے ہمیشہ گریزاں رہے جو محرمات میں داخل تھے ...... سنیما بینی بھی انہیں محرمات میں داخل ہے الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ نے ہنوز اپنے قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کا یہ معیار قائم رکھا ہے اور اس کی بُنیاد پر ہر شعبۂ زندگی میں امتیاز وافتخار حاصل کیا ہے اور اب آئندہ نوجوان نسل نے اس معیار کو قائم رکھتے ہوئے اپنی اخلاقی عظمت سے اسی طرح محیرّ العقول کارنامے سرانجام دینے ہیں جسے ان کے قرونِ اُولیٰ اور دورِ حاضر کے بزرگ انجام دے کر دنیا کو حیران وششدر کرتے رہے ہیں۔

موجودہ فضا کی آزادی سمیت سے متاثر ہوکر نوجوان نسل کا کچھ عنصر ایسا ضرور ہو سکتا ہے جو سنیما کے محرمات کو اس شدت سے درخورِ اعتناء نہ سمجھتا ہو جیسا کہ یقیناً اس کو سمجھنا چاہیئے لیکن ان کو اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے کہ سنیما اب اس رقیق ومبتذل ڈگر پر آ گیا ہے جس نے خود اس کے شرکاء کو اس سے بیزار ومتنفر کر دیا ہے لہٰذا اس مذکورہ عنصر کو اس امر پر لامحالہ نظر رکھنا چاہیئے کہ وہ جس مقدس جماعت سے نسبت رکھتے ہیں اس کے ہر فرد کا مزاج ومذاق کم از کم اس ایکٹریس اور رقاصہ سے تو برتر وبہتر ہونا چاہیئے جو خود موجودہ فلم کو مکروہ ومذموم خیال کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس اخلاقی اور مالی دوہرے ضیاع سے ہمیشہ محفوظ ومامون رکھے اور اس اندوختہ کو اسلام کی عظمت وشوکت کے قیام میں بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰ر اخاء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے دفترِ اوّل سال اڑتالیسویں دفتر دوم سال اڑتیسویں اور دفتر سوم سال سترھویں کا اعلان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سال مبارک کرے اور ہم سب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے نیز جو احباب اب تک اس بابرکت تحریک میں کسی وجہ سے شامل ہونے سے محروم رہے اُن کو اللہ تعالیٰ اس سال شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ تحریک بہت بابرکت ہے جیسا کہ اس بارے میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے مرتے ہوئے ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنّت کو واجب کر دیا"۔

پس احبابِ جماعت اس سال ابھی سے یہ عہد کریں کہ انہوں نے جو وعدہ کیا ہے اسے سال کی ابتداء میں ہی ادا کر کے السّابقون الاوّلون میں شامل ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ابتداء سال میں چندہ کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے جیسا کہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے اگر آپ اسی وقت ادا کر دیتے ہیں تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے"۔

الغرض جملہ صدر صاحبان وسیکرٹریانِ مال وسیکرٹریانِ تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر بجٹ مرتب کر کے مرکز میں جلد بھجوائیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان جماعتوں کے لئے بھی دُعا کی درخواست کی جائے۔

وکیلُ المال تحریکِ جدید قادیان

"ہماری دولت"

پٹرول کے چشمے نہیں ہیں۔ ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں جو خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمودہ [illegible] اکتوبر ۱۹۷۶ء

قسط اوّل

ماہنامہ "نظامِ جدید" کانپور کے مضامین پر ایک نظر

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ متعین بمبئی

ماہنامہ "نظام جدید" کانپور بابت مارچ ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۲ پر بطور اداریہ ایک مضمون بعنوان "کیا قادیانیت ہندوستان کا رُخ کر رہی ہے" شائع ہوا ہے۔ پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۲۱ پر ایک اور مضمون "احمدیہ مشن کے ایک مبلغ سے میری گفتگو" کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ ہر دو مضامین کو پڑھ کر حیرت ہوئی کہ ہمارے مخالفین سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے معمولی اور غیر اہم واقعات کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ حالانکہ اسی شہر میں ہماری اس قسم کی اور بھی بہت سی بحثیں ہو چکی ہیں۔ مگر ہماری طرف سے ان بحثوں کو کبھی کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۱ء کو خاکسار اور جناب محمد احمد صاحب ساکن مانیچھل گنج کے درمیان جو تبادلہ خیالات ہوا اس میں ہمارے مخالفین نے وہ تمام ہتھکنڈے استعمال کئے جو وہ ہمیشہ سے ایسی مجلسوں میں اختیار کرتے آئے ہیں۔ پھر بھی انہیں وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا جس کی وہ توقع رکھتے ہیں جناب محمد احمد صاحب نے ایک طویل بحث کے بعد اس بات کا اقرار کیا کہ وہ کسی نبی، موعود، مہدی، مسیح اور ابن مریم یا کسی قسم کے نبی کی آمد کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ کوئی نبی یا مسیح موعود یا مہدی ہو آئے گا۔ ان کے اس انکار صریح کے بعد ہم نے آیت قرآنی یٰبنی آدم اِمّا یاتینکم ...... الخ کی وضاحت کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ یہ یقیناً بہ نون تاکید رسولوں کے بھیجے جانے کو زمانہ مستقبل سے وابستہ کر رہی ہے۔ اور یہاں اِمّا حرف شرط تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔ پس یہ خطاب آئندہ زمانہ کے بنی آدم سے ہے۔ بنا بریں آیت ہذا کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ اے بنی آدم! البتہ ضرور آئیں گے تمہارے پاس رسول تم میں سے جو بیان کریں گے تمہارے سامنے میری آیتیں۔ محمد احمد صاحب کا کہنا تھا کہ اِمّا کے بعد ضروری ضرور کا نہیں۔ میرا کہنا تھا کہ امکان ضرور ہے۔ امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہی لفظ حضرت آدم کے واقعہ خروج (سورہ بقرہ آیت ۳۹) میں بھی آیا ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد متعدد نبی آئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا

سے آئیں۔ پس یہاں پر بھی جو لفظ اِمّا کا استعمال ہوا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ زمانہ مستقبل میں رُسل کی آمد کا امکان موجود ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں۔ پھر یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے بھی خلاف ہے کہ جس امر کی اس نے آپ کے نزدیک ایک بار نفی کر دی کہ اب کوئی رسول نہیں آ سکتا۔ پھر اس کو شرط کے ساتھ بیان کرتا کہ اگر آجائے تو اس پر ایمان لانا۔ ہمارے نزدیک یہ متضاد باتیں قرآن میں نہیں ہو سکتیں۔ اس اثنا میں چونکہ مجلس میں ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا اس لئے خاکسار محمد احمد صاحب کے [illegible] استدلال کا جواب نہیں دے سکا کہ لفظ اِمّا کے بعد جو بات کہی جائے وہ یقینی نہیں ہوا کرتی بلکہ اس میں شک کا پہلو ہوتا ہے۔ اگر یہ شور اور ہنگامہ بپا نہ ہوتا تو میں انہیں بتاتا کہ اس جگہ اِمّا (اگر) کا لفظ شک کے اظہار کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ اس حکمت کے ماتحت رکھا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک بہت سی نسلوں نے آنا تھا۔ پس اِمّا کا لفظ رکھ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آپ کے بعد ہر نسل انسانی کو آنے والے رسول کے قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کس نسل میں آجائے۔ اگر اِمّا کے لفظ سے شک کا اظہار مراد ہوتا یا اگر منشاء یہ ہوتا کہ اگرچہ آئندہ کوئی رسول نہ آئے گا لیکن پھر بھی اگر کوئی آجائے تو تم مان لینا تو یہ نعوذ باللہ ایک لغو کلام بلکہ ایک مذاق بن جاتا جو قرآن کی شان سے بالکل بعید ہے۔

ابھی گفتگو یہاں تک ہی پہنچی تھی کہ ایک شخص نے مجلس کے آداب کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے بلند آواز سے ایسی توہین آمیز باتیں کہنا شروع کیں جن کی بناء پر میں نے [illegible] یہ بیان علمی بحث کرنے کے بجائے ایسے نازیبا الفاظ سننے کے لئے نہیں۔ اس لئے میں اس مجلس میں بات کرنے سے معذرت کرتا ہوں۔ جب میں اس مجلس سے اٹھ گیا تو محمد احمد صاحب نے حاضرین پر اپنا اثر قائم کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا "مرزا (صاحب علیہ السلام) جس نے کہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو ۱۹۴۷ء میں قادیان "دار الامان" سے پاکستان بھاگ گیا۔ ان کے اس بیان کے بعد مجھے مجبور کیا گیا کہ میں پھر اس مجلس میں آؤں اور اس کا جواب دوں۔

میں نے محمد احمد صاحب کو کہا کہ آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جس شخصیت کو ہم واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے آپ نے نہایت نازیبا الفاظ بھاگ گیا استعمال کئے ہیں۔ اگر کوئی عیسائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کو اس قسم کے نازیبا الفاظ سے تعبیر کرے۔ تو کیا آپ کو برداشت ہوگا محمد احمد صاحب کی دینی غیرت ملاحظہ ہو کہنے لگے۔ "ہاں ہوگا" میں نے کہا آپ کو ہوگا مگر ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی سے محمد احمد صاحب کی علمیت کا بھی اندازہ ہوتا تھا کہ اُن کو جماعت کے متعلق کتنی معلومات ہیں۔ حالانکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا چکے تھے۔ البتہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۷ء میں ضرور ہجرت فرمائی۔ انہوں نے سوال کیا کہ قادیان دار الامان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کیوں ہجرت فرمائی تو میں نے جواباً کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کیوں ہجرت فرمائی جب کہ مکہ کو ومن دخلہ کان اٰمناً (آل عمران) کہا گیا تھا۔ جناب محمد احمد صاحب اس جواب پر بالکل خاموش ہو گئے اور دوسرے لوگوں نے پھر شور کرنا شروع کیا۔ جس پر جناب محمد احمد صاحب سوبجہ سکریٹری مال جماعت احمدیہ کانپور نے خاکسار کو یہ مجلس برخاست کرنے کے لئے کہا۔ آثار یہ بتا رہے تھے کہ آہستہ آہستہ یہ ہنگامہ بڑھے گا۔

چند سوالات محمد احمد صاحب سے

(۱) جب آپ نے اس مجلس میں اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ میں مسیح موعود، مہدی یا مسیح ابن مریم کی آمد کا قائل نہیں ہوں تو پھر بتائیے کہ مندرجہ ذیل احادیث کا کیا مطلب ہے۔

• کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم اماماً منکم۔
(صحیح بخاری الجزء الاوّل صفحہ ۹۲)

• کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامّکم منکم۔ (صحیح مسلم)

• یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیاً حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔
(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

• لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم
(ابن ماجہ صفحہ ۳۰۲ باب شدّۃ الزمان)

یعنی اس وقت تمہاری کیسی حالت ہو گی جب مسیح تم میں نازل ہوگا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ تیسری حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی اور حَکَم وعدل ہونے کی حالت میں ملاقات کرے۔ چوتھی حدیث میں یہ بتایا گیا کہ بجز ابن مریم کے اور کوئی مہدی نہیں ہوگا۔

۲۔ جناب محمد احمد صاحب! ایک طرف تو آپ کا یہ موقف اور اقرار تھا جو آپ نے زبانی بحث میں آخر تک اختیار کئے رکھا کہ میں مسیح یا مہدی کی آمد کا قائل نہیں لیکن غالباً یہ مضمون لکھتے وقت آپ اپنے سابقہ موقف کو بھول گئے اور تحریر فرمایا:-

"مہدی کے متعلق بہت سی ضعیف روائتیں ہیں البتہ جن صحیح حدیثوں میں ان کا ذکر آیا ہے ان میں اللہ کے نبی نے ان کا نام اور پتہ بھی بتایا ہے اور فرمایا ہے وہ میری نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ یعنی ان کا نام محمد ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ یعنی ان کے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا۔" (صفحہ ۲۳)

اگر مہدی کی شناخت محمد بن عبد اللہ کے نام سے ہونی تھی تو پھر پچھلے صدی حرم پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے سرغنہ نے بھی اپنا نام محمد اور باپ کا نام عبد اللہ بتایا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق (تلوار) بھی تھی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ محمد احمد صاحب نے اس مدعی مہدویت کو برحق تسلیم نہیں کیا۔

آئیے ذرا اس روایت پر غور کریں جس کی بنا پر محمد احمد صاحب مہدی کا نام محمد اور اس کے والد کا نام عبد اللہ بتاتے ہیں۔ کیا وہ حدیث صحیح ہے؟

قارئین کرام! اس روایت کا ایک راوی عاصم ابن النجود ہے جس کے بارہ میں میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶ پر لکھا ہے۔ ثبت فی القراءۃ وھو فی الحدیث دون الثبت قال یحیٰ القطان ما وجدت رجلاً اسمہ عاصم الا وجدتہ ردی الحفظ... وقال ابن خراش فی حدیثہ نکرۃ... وقال ابو حاتم لیس محلہ ان یقال ثقۃ کہ یہ راوی قراءۃ میں تو پختہ تھا لیکن حدیث میں ضعیف تھا ... [illegible] کہ عاصم نام

رہتے ہیں سے کوئی راوی ایسا حافظ والا نہیں رہا۔ امام ... نے بھی اس راوی کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اچھا راوی نہ تھا۔ ابن خراش نے کہا ہے یہ منکر الحدیث تھا۔ اور ابو حاتم نے کہا ہے یہ ثقہ نہ تھا۔

۲۔ ابن خلدون نے اس روایت پر نہایت مبسوط بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶۱)

۳۔ یہ روایت خلیفہ مہدی عباسی کو خوش کرنے کے لئے وضع کی گئی تھی کیونکہ اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ تھا اور مہدی لقب تھا۔ چنانچہ امام سیوطی نے اس روایت کا اطلاق اسی مہدی عباسی پر کیا ہے۔

(تاریخ الخلفاء باب ذکر مہدی صفحہ ۱۹۴)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہے کہ جناب محمد احمد صاحب کی تحریر کردہ روایت کلیۃً ضعیف ہے۔ اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو یہ کہنا ہوگا کہ یہ کلام استعارہ کے رنگ میں تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ امام مہدی کا وجود اپنے آقا اور مطاع آنحضرت صلعم سے الگ نہ ہوگا۔ جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں۔ (ہو باطنہ ... (شرح فصوص الحکم صفحہ ۵۲۱، ۵۲) کہ امام مہدی کا باطن آنحضرت صلعم کا باطن تھا۔

پس حقیقت یہ ہے کہ مہدی کے ذکر کے متعلق صحیح روایات وہی ہیں جن کو واقعات نے صحیح ثابت کر دیا۔ بقیہ روایات کی یہی تطبیق کرنا ہوگی۔ یا یہ کہنا ہوگا کہ یہ احادیث بعد کی شامل کردہ ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث خاص سے یہ حقیقت ظاہر ہے۔

۳۔ جناب محمد احمد صاحب! آپ نے اسی مجلس میں یہ اقرار بھی کیا تھا کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی ان خدمات کا معترف ہوں۔ جو انہوں نے غیر مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کی کیں۔ اور ان خدمات کی بناء پر میں ان کو مجدد کی حیثیت ماننے کو تیار ہوں۔ تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کیا کوئی مجدد ایسا بھی ہو سکتا ہے جو نعوذ باللہ جھوٹ بولے اور کہے کہ خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی بنایا ہے۔ اگر واقعی آپ مرزا صاحب کو مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ کو ان کے دعاوی پر بھی سنجیدگی سے غور فرمانا چاہیئے کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ مجدد جھوٹ کا سہارا نہیں لے سکتا۔

۴۔ جناب محمد احمد صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پیش کر کے آپ کے دعاوی کی تصدیق ... ہے۔

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

اسی طرح انہوں نے حضرت قاضی اکمل صاحب کا بھی ایک شعر درج کر کے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے استفسار کا جواب اپنے الفاظ میں دینے کی بجائے بہتر ہوگا کہ خود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریر پیش کر دی جائے آپ فرماتے ہیں:-

"جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی ان کے سب خاص واقعات یا خاص تعلقات ہیں سے عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک نبی بھی ایسا نہیں گذرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا ... اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے جانی دشمن اور سخت مخالف جو عناد میں حد سے بڑھ گئے تھے جن کو طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ بھی ان سے مشابہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے گزشتہ نبیوں کے ساتھ رنگا رنگ طریقوں میں نصرت اور تائید کے معاملات کئے ہیں ان معاملات کی نظیر بھی میرے ساتھ ظاہر کی گئی ہے اور کی جائیگی۔"

(تریاق القلوب ... صفحہ ...)

بحار الانوار میں لکھا ہے کہ امام مہدی فرمائیں گے:

"الا من اراد ان ینظر الی ابراہیم و اسماعیل فہا انا ذا ابراہیم و اسمٰعیل الا و من اراد ان ینظر الی موسیٰ و یوشع فہا انا ذا موسیٰ و یوشع الا من اراد ان ینظر الی عیسیٰ و شمعون فہا انا ذا عیسیٰ و شمعون الا من اراد ان ینظر الی محمد فہا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ و سلم"

یعنی جو شخص ابراہیم، اسمٰعیل، موسیٰ، یوشع، عیسیٰ، شمعون اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہے وہ میں ہوں مجھے دیکھ لے

اسی طرح شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں

"انسان ترقی کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ ہر رسول اور نبی اور صدیق کا وارث ہو جاتا ہے۔" (فتوح الغیب مقالہ ۴ صفحہ ۲۳)

حضرت ... بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"میں ابراہیم، موسیٰ اور محمد علیہم السلام ہوں۔"

(تذکرۃ الاولیاء تذکرہ بایزید بسطامی)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ ھٰذا وجود جدی محمد لا وجود عبد القادر (تکملہ کرامات صفحہ ۱۰) یہ وجود عبد القادر کا وجود نہیں بلکہ محمد کا وجود ہے۔

تعجب ہے کہ اگر یہ باتیں شیخ عبد القادر جیلانی یا بایزید بسطامی کہیں تو قابل اعتراض نہیں لیکن یہی بات اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہیں یا ان کے بارہ میں کوئی مرید کہے تو ہمارے مخالف آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ جہاں تک حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی آنحضرت سے محبت اور عشق کا تعلق ہے وہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

۵۔ جناب محمد احمد صاحب ... نے مزید فرمایا کہ "میں نے موصوف کو علمی اصطلاحات سے معذور سمجھتے ہوئے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی"

خیر اس کا اندازہ تو اس مجلس میں بیٹھے ہوئے سامعین نے خود کر لیا ہوگا کہ کس نے کس کی گرفت ڈھیلی کی اور کس نے ساتھی اور ہمنوا ... عاجز اکثر شور اور ہنگامہ برپا کرتے رہے ... رہا عربی کا معاملہ تو بتانا چاہتا ہوں اگر آپ کو اپنی قابلیت پہ اتنا ہی ناز ہے تو آپ نے مجھ سے اصرار کے باوجود تحریری بحث سے کیوں فرار اختیار کیا۔ وجہ صاف تھی کہ آپ کے ساتھی زبانی بحث کی آڑ میں فتنہ اور فساد برپا کرنا چاہتے تھے ورنہ ہم آج بھی تحریری و تبادلہ خیالات کے لئے تیار ہیں جس میں فتنہ و فساد کا احتمال نہیں ہوتا۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

• مکرم غلام یٰسین صاحب کیرانا مقیم تدولہ کرناٹک ملازمت ... اور پنشن کی ابتدائی اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے • مکرم ... صاحب معلم ... قادیان۔ آپ ہیں موصوف اپنے اس سفر کے بخیریت بابرکت ہونے اور مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء سابق مبلغ افریقہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • مکرم زبیر احمد صاحب آف کلکتہ کے بھتیجے کو ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے عزیز کی آنکھوں کی روشنی ضائع ہو سکنے کا خدشہ ہے۔ موصوف اپنے اس عزیز نیز مکرم بخش الٰہی صاحب مہنگی کلکتہ اور ان کی اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • مکرم ستیق احمد صاحب امروہہ بی اے فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے • ... کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ممتاز احمد صاحب ملازمت پیشہ ... دس روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنی ملازمت میں ترقی ... اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے • محترمہ فاطمہ بانو بیگم فاضل الدین صاحب سکندرآباد مختلف مدات میں مبلغ ... روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنی ہمشیرہ محترمہ زینب حسن صاحبہ اور بہنوئی مکرم شیخ محمد حسن صاحب کے بخیریت عافیت اپنے مستقر پہنچنے اور صحت و سلامتی کے لئے • مکرم محمد معین الدین صاحب احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ (آندھرا) اپنے والد مکرم محمد نصرت اللہ صاحب صدر جماعت چنتہ کنٹہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے • اور مکرم محمد اقبال صاحب ... مقیم بمبئی اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے اور نیک مقاصد میں کامیابی کے حصول کے لئے قارئین ... کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اعلان نکاح

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ... تبلیغ سلسلہ مقیم ... نے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء مکرم محمد رمضان صاحب ڈار ناصر آباد (کشمیر) کے مکان پر ان کی بیٹی عزیزہ ... بانو صاحبہ کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب ڈار ولد مکرم غلام احمد صاحب ڈار ساکن ناصر آباد کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم غلام احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ... روپیہ ادا کئے فجزاہ اللہ خیرا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی!

گھانا کے نئے مرکزی مشن کا افتتاح

الفضل بحریہ ۱۵/۱۰/۸۱ سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گھانا کے نو تعمیر شدہ مرکزی مشن ہاؤس جس کا سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۰ء کے تاریخی دورہ مغرب افریقہ کے دوران ۱۹۸۰ء میں رکھا تھا کا افتتاح عمل میں آگیا ہے الحمد للہ پانچ لاکھ سیڈی (تقریباً ۲۰ لاکھ روپے) کی لاگت سے تعمیر ہونے والا یہ مشن ہاؤس جماعت احمدیہ گھانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹر کمپلیکس کا ایک حصہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح کی اطلاع پر مشتمل تار کی آمد پر خوشنودی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر اپنے دستِ مبارک سے جو انگریزی الفاظ رقم فرمائے ان کا ترجمہ یہ ہے :-

"ہزاروں ہزار مبارکبادوں اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر اظہارِ تشکر میں آپ کے ساتھ ہوں"۔

کیلگری میں جماعت احمدیہ نے چالیس ایکڑ زمین خریدلی

کینیڈا کے مبلغ انچارج مکرم منیر الدین صاحب شمس نے اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کینیڈا نے کیلگری مشن کے علاقہ کیلگری میں تین لاکھ تیس ہزار ڈالر مالیت کی چالیس ایکڑ زمین خریدی ہے تار [illegible] بتایا گیا ہے کہ اس زمین کے حصول کی دستاویزات مکمل کی جارہی ہیں اُمید ہے کہ یکم نومبر کو باضابطہ قبضہ مل جائے گا

برنیٹ فورڈ کینیڈا میں یوم بانیانِ مذاہب کا انعقاد

کینیڈا کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم میجر شمیم صاحب نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۸/۱۰/۸۱ کو جماعتِ احمدیہ برنیٹ فورڈ کے زیرِ اہتمام "یوم بانیانِ مذاہب" منایا گیا جس میں کثیر التعداد حاضرین نے شرکت کی صوبائی پارلیمنٹ کے رُکن مسٹر فل گلبرٹ نے تقریب کی صدارت کی۔ شہر کے میئر مسٹر ایوامن نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس امر پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا انہوں نے اس تقریب کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کو مل بیٹھنے اور آپس میں خوشگوار تعلقات اُستوار کرنے کا موقع فراہم کیا ہے اس تقریب میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے بانیان کی سیرت و سوانح پر تقاریر کیں۔ کینیڈا کے مشنری انچارج مکرم منیر الدین صاحب شمس نے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور تعلیمات پر مفصل روشنی ڈالی اور مسٹر فل گلبرٹ کو قرآن پاک کا ایک نسخہ پیش کیا ٹیلی ویژن نے تمام کارروائی کو نشر کیا۔

کلکتہ میں پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۳۱/۱۰ و ۱/۱۱/۸۱ کو کلکتہ میں پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شریک ہوئے تین صد سے زائد مہمانانِ کرام تشریف لائے۔ کانفرنس کا آخری اجلاس "جلسہ پیشوایانِ مذاہب" کی حیثیت سے "مہاجتی سدن ہال" میں منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے تقاریر کیں مفصل رپورٹ انشاء اللہ بدر کی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

اڑنگ اڑیسہ میں جماعت احمدیہ کا پہلا کامیاب جلسہ

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ کٹک سے چودہ میل کے فاصلہ پر "اڑنگ" مقام پر ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مکرم ماسٹر نور محمد صاحب کی خواہش پر مورخہ ۲۳/۱۰/۸۱ کو ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی بشیر خان صاحب

سانڈھن کو انتظامات کے لئے پہلے ہی بھجوا دیا گیا تھا اس کے بعد خاکسار مولوی مظفر احمد صاحب ظفر اور مکرم سلطان محمد صاحب صدر جماعت بھی وہاں پہنچے مکرم ڈاکٹر شوچیران صاحب کی صدارت میں اجلاس کا آغاز مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے ہی تقریر کی بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک حاضرین سے خطاب کیا بعد ازاں ایک مقامی دوست پنڈت گوردھن جی نے تقریر کی اس موقعہ پر اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ صدر اجلاس نے آخر میں ہم سب کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرے روز اڑنگ سے چار میل کے فاصلہ پر ہندوؤں کے ایک بہت بڑے تیرتھ استھان "گوبردھن" میں ایک ہندو دوست سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔

ایپی رکیرنہ میں ایک خوبصورت مسجد کا افتتاح

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس رقمطراز ہیں کہ "مورخہ ۲/۱۱/۸۱ کو ایپی رکیرنہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت ایمان افروز خطبہ جمعہ کے ذریعہ یہاں کی نئی تعمیر شدہ خوبصورت احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا پہلے یہاں کچی اور چھوٹی سی مسجد تھی چنانچہ وہاں کے ایک مخلص احمدی مکرم ایچ عبدالقہار صاحب نے قطعہٗ زمین خرید کر جماعت کے لئے وقف کر دیا جس پر مکرم ایم اے محمد صاحب آف کوڈیا تھیور نے خطیر رقم خرچ کر کے بہت ہی خوبصورت مسجد تعمیر کی بحمد اللہ تعالیٰ۔ مسجد کی تعمیر کو روکنے کے لئے مخالفین نے بہت کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کے سامان پیدا فرمائے۔ الحمد للہ

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کلکتہ کا سالانہ اجتماع

مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کلکتہ لکھتی ہیں کہ کلکتہ کی لجنہ و ناصرات کا دوسرا سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا لجنہ [illegible] کی سہولت کے پیشِ نظر مختلف مقابلہ جات دو اتواروں میں کرائے گئے لجنہ کے مقابلہ تلاوت میں نو مقابلہ نظم میں دس اور مقابلہ تقاریر میں تیرہ ممبرات نے حصہ لیا جبکہ ناصرات کی سترہ ممبرات نے ہر مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مورخہ ۱/۱۱/۸۱ کو مسجد احمدیہ میں تشریف آوری پر پہلے گلپوشی کی گئی بعدہٗ سیدہ موصوفہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا بعدہٗ چند بچیوں نے تقاریر کیں اور چند بچیوں نے نظمیں سنائیں اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات تقسیم فرمائے اور قیمتی نصائح سے نوازا آخر میں عہد دہرایا گیا دعا پر ہمارا اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

حیدرآباد میں یوم تبلیغ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ "مورخہ ۸/۱۱/۸۱ کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے یوم تبلیغ منایا اس روز صبح سے لے کر شام چار بجے تک علاقہ ملے پلی۔ آصف نگر۔ وجے نگر کالونی اور افضل گنج میں کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور ہر گھر کے لیٹر بکس میں ڈالا گیا۔ پروگرام بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔

گوروپرب پر بمبئی میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ "مورخہ ۱۱/۱۱/۸۱ کو جے بی نگر اندھیری (بمبئی) میں گورو نانک جی کے جنم دن پر سکھ دوستوں کی خواہش پر نصف گھنٹہ تک ایک تقریر کی گئی جس میں گورو جی کی تعلیمات اور پیشگوئیاں بیان کی گئیں بعدہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے بھی مختصر تقریر میں سامعین کو مبارکباد دی۔ اس سے قبل مورخہ ۱۷/۹/۸۱ کو بھی گورو نانک ہائی سکول سائن کولی واڑہ میں ایک تقریر کے ذریعہ سکھ مسلم اتحاد کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی صدر جلسہ جناب سردار حکم سنگھ صاحب سابق سپیکر لوک سبھا نے خاکسار کی تقریر پر پسندیدگی کا اظہار کیا اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا مکرم ڈی عبدالرحیم صاحب سیکرٹری تبلیغ نے بھی بہت سے دوسرے مسلم اور سکھ دوستوں کو لٹریچر تقسیم کیا۔

بدر ہماری توجہ اشاعت ہم ایک کا فرض ہے

حصّہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دینا بہتر ہوتا ہے

جن مخلصین جماعت نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے ان کے لئے مناسب یہی ہے کہ اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصّہ جائیداد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصّہ جائیداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں یا ادائیگی کرتے ہی نہیں اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان میں لانے کی اجازت دئے جانے یا موصی کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اس لئے موصی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصّہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔ موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصّہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تفصیلاً مع ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے اگر جائیداد کے کسی حصّہ کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کی تعیین کرنا ضروری ہوگا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھیں ریزرو کروایا کرتے ہیں وہ فوری طور پر ایسی اطلاع دیں تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسب پسند ریزرو کروائی جا سکیں اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو رقم بھی بھجوا دیں اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے (۱) تاریخ واپسی (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (یعنی فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس کی برتھ مطلوب ہے) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد یا عورت - بچہ یا بچی) (۷) پورا یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے - خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت بنائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

تعمیر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بفضلہ تعالیٰ انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کی تعمیر شروع ہو چکی ہے جس پر تقریباً ۲۵۰۰۰/- روپے کے اخراجات کا اندازہ ہے اس قسم کے تعمیری کام صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں لہذا تمام انصار بھائی زیادہ سے زیادہ مالی تعاون فرما کر اجر عظیم کے وارث بنیں پانچ صد روپے یا اس سے زیادہ حصّہ لینے والے احباب کے اسماء گرامی سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کروا کر دفتر کی دیوار میں نصب کرنے کے علاوہ بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھجوائے جائیں گے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کی اہلیہ محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن کے دوران وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین :

خاکسار: ماسٹر محمد ابراہیم درویش ریڈیو مکینک۔

بہشتی مقبرہ میں موصیان کے تابوتوں کی تدفین

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اکثر احباب جماعت ایسے وفات یافتہ موصیان کے تابوت بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے اپنے ہمراہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی گئی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب جماعت عموماً **اس امر کو نوٹ کریں** کہ (۱) قواعد کی رو سے کسی موصی کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے کے لئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے اور بلا حصول اجازت تابوت بغرض تدفین نہیں لایا جا سکے گا (۲) جس موصی کے تابوت کی منظوری مل گئی ہو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو معین طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں تا قبر وغیرہ کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر کا اجتماع : بقیہ صفحہ ۶

عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ سرینگر محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ یاری پورہ - محترمہ نسیمہ اختر صاحبہ یاری پورہ - محترمہ زینب بیگم صاحبہ شورت - محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ شورت - محترمہ ستارہ اختر صاحبہ شورت - محترمہ طاہرہ اختر صاحبہ شورت اور محترمہ زرگینہ صاحبہ ہیشہ دار نے مناسب موقعہ برجستہ تقاریر کیں - دوران تقاریر محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ یاری پورہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ یاری پورہ - محترمہ محفوظہ اختر صاحبہ ناصر آباد - محترمہ نصرت جہاں صاحبہ ناصر آباد - محترمہ پروین اختر صاحبہ ناصر آباد محترمہ روزی غنی صاحبہ شورت محترمہ طاہرہ اختر صاحبہ شورت محترمہ عابدہ حکیم صاحبہ آسنور - محترمہ بی بی جنت بیگم صاحبہ رشی نگر - محترمہ برکت بیگم صاحبہ رشی نگر - محترمہ محبوبہ اختر صاحبہ ناصر آباد - محترمہ روزی جان صاحبہ یاری پورہ محترمہ بشریٰ اختر صاحبہ ہیشہ دار - محترمہ ذاکرہ رسول صاحبہ ناصر آباد، محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ یاری پورہ - محترمہ جبینہ اختر صاحبہ ناصر آباد - محترمہ راشدہ پروین صاحبہ شورت اور محترمہ کشور اختر صاحبہ ناصر آباد نے نظمیں پڑھیں - صدر جلسہ محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ نے اپنے اختتامی خطاب میں نہایت مؤثر پیرائے میں بہنوں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اور یہ عہد کریں کہ وہ حقیقی احمدی خواتین بنیں گی آپ نے مستورات کو تاکید کی کہ وہ احمدیت کی خاطر مردوں کے دوش بدوش ہر قسم کی قربانیاں دیں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے آپ نے محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور تمام عہدیداران کا دلی شکریہ ادا کیا جن کی کاوشوں سے احمدی خواتین کو اپنا پہلا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

آخر میں مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت شورت نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اس موقعہ پر جماعت احمدیہ شورت نے تمام خواتین اور حاضر مہمانوں کی پُر تکلف چائے سے تواضع کی - محترم عبد الحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صوبہ جموں و کشمیر نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

اخبارِ قادیان

★ - محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی، ناظر دعوۃ و تبلیغ مورخہ ۸۱/۱۱/۲۰ کو کلکتہ کانفرنس میں شمولیت کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے ★ — مورخہ ۸۱/۱۱/۱۹ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم چوہدری عبد اللہ بیر صاحب قائمقام امیر مقامی کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت کلام پاک - عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ پڑھ کر سنائی - مکرم مبارک احمد صاحب فیصل آباد نے "تاثرات قادیان" کے زیر عنوان اپنے خیالات کا اظہار کیا - مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف امریکہ متوطن حیدر آباد نے اپنے حج بیت اللہ کے حالات سنائے (موصوف اور ان کی اہلیہ محترمہ امسال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد قادیان تشریف لائے ہیں) مکرم حبیب احمد صاحب محلہ شاہدرہ (لاہور) نے نظم پڑھی - مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی کی مختصر تقریر کے بعد صدر مجلس نے اجتماعی دعا کرائی۔

تقسیم تمغہ جات کی پانچویں تقریب — بقیہ صفحہ (۲)

اگلے روز مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع کے آخری روز مورخہ ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو حضور اجتماع کا اختتامی خطاب ارشاد فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم نے تعلیمی منصوبہ کی اس شق کی ضروری تفصیل بیان فرمائی اور پھر اُن چار طلباء کے نام بتائے جو اس تقریب میں انعامی تمغہ جات کے حقدار قرار پائے ہیں اور یہ نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ عزیزم محمد آصف قیصرانی ہارون آباد ضلع بہاولپور جو بہاولپور بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں اوّل آئے۔

۲۔ عزیزم بشیر احمد جواہر صاحب جو سندھ یونیورسٹی سے بی ڈی ایس کے امتحان میں دوم آئے۔ یہ طالب علم بیرون ملک ہونے کی وجہ سے اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکے۔

۳۔ عزیزم محمد آصف محمود صاحب، کوئٹہ جو بلوچستان یونیورسٹی سے ایم اے اکنامکس ۱۹۸۰ء کے امتحان میں دوم آئے۔

۴۔ عزیزم عبد الوحید صاحب ربوہ جو مہران انجینئرنگ یونیورسٹی نواب شاہ سے بی۔ ای الیکٹریکل انجینئرنگ کے امتحان ۱۹۸۰ء میں سوم آئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس اعلان کے بعد ان طلباء کے نام باری باری پکارے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ذہین طلباء کو اپنے دست مبارک سے انعامی تمغہ جات اور اپنی دستخط شدہ تفسیر صغیر کی ایک ایک جلد مرحمت فرمائی۔ اور ہر انعام لینے والے طالب علم کو "بارک اللہ لکم" ارشاد فرمایا۔ اس طرح سے تقسیم تمغہ جات کی یہ پانچویں تقریب اختتام کو پہنچی۔

(از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۷ ر نومبر ۱۹۸۱ء)

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان — بقیہ صفحہ اوّل

سے بڑھا کر ۲۰ لاکھ کر دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ جماعت اس کو پورا کر دے گی۔ انشاء اللہ۔ حضور نے فرمایا چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھو اور یہ ٹارگٹ پورا کر دو۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم نے مالی قربانی پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حقیقی توحید پر قائم رہتے ہوئے یہ دُعا کرنی ہے کہ اے خدا ہمیں ہمیشہ شکر گزار بنائے رکھ۔ تاکہ ہم تیرے عاجز بندے اپنے منصوبوں میں کامیابی حاصل کر کے ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کر دیں۔ (آمین)

آخر میں حضور نے فرمایا کہ آج انصار اللہ کے اجتماع کے افتتاح کا دن ہے۔ حضور نے دوستوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، بہت دُعاؤں کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دن گزاریں۔ ساری دُنیا کے لئے دُنیا کے لئے دُعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بار بار کہا ہے اور مَیں کہتا رہوں گا کہ ہمیں کسی سے عداوت نہیں۔ کسی سے دشمنی نہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کے دشمن ہیں انہیں بھی سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہم اُن کے دُشمن نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دہریوں اور بُت پرستوں کے لئے بھی دُعا کریں یہ لوگ اپنے نفس پر بڑا ظلم کرنے والے ہیں۔ یہ غیر مطمئن ہیں۔ اور اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کے اندھیروں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور کی روشنی سے بھر دے۔ اور وہ بھی اس نور میں اپنی زندگیوں کے دن گزارنے والے ہوں۔ آمین۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۳ ر نومبر ۱۹۸۱ء)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
PHONE 23-9302
THE JANTA
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORROUGATED BOXES, & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)
منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273908.
CALCUTTA - 700073.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب:۔ تپسیا ربر ورکس
۴۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ)
پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۷۱۷

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز - باری پورہ کشمیر - ۱۹۲۲۳۲

ارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے۔" (یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ (بندہ) عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور دوسرا (یعنی خدا تعالیٰ) اس غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۵)

پیشکش : محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز "ہوسٹوکنگ"
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

حیدر آباد میں

فون :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز :
حیدر آباد موٹر ورکس
نمبر ۸/۲۵۸-۵-۶ آغا پورہ - حیدر آباد - ۵۰۰۰۰۱

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/52686 P.P.

ورائٹی

چپل پروڈکٹس

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل - زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

۴۲/۲۹ کھنیا بازار - کانپور - (یو پی)

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز { 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -
ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶

ٹیلیگرام :- سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

پتہ

نمبر ۲۲۰-۴-۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن، حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

● بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
● عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
● امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
BANGALORE - 2.
GRAM: MOOSA RAZA
PHONE: 605558